

فضیلۃ الشیخ

جمیل الرحمن کا خط

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نام

جناب

۲۰ اپریل ۱۹۹۱ء کی بہت شام کے چھ بجے امارت اسلامی کے زیر کٹر دل خط کنز ہائے صمد مقام اسد آباد کے غریب بھر خوش و خرم باشندوں کو غیب کی کٹھ پتلی حکومت نے روسی سکٹ میزائل کا نشانہ بنایا۔

اس وقت اس قصبہ کی کاروباری زندگی پوری شباب پر تھی۔ اس حملہ سے بازاروں کی رونق آٹا فانا خوفناک تباہی میں تبدیل ہو گئی۔ یہ زخمیوں کی آہ و بکا اور موت کا بھیانک خونین منظر تھا۔ اس کے علاوہ اقتصادی ، نقصانات کی تو کوئی حد نہیں۔

جنابے والا۔

جب مجاہدین نے روسی تسلط کو ختم کر کے خط کنز ہائے کو آزاد کیا۔ تو مجاہدین نے باقاعدہ انتخابات کر کے الٹ اسلامی کے نام سے ایک متحدہ انتظامی ادارہ قائم کیا۔ زیر دستخطی کو اس امارت کا پہلا امیر منتخب کیا گیا۔ گزشتہ ڈیڑھ سال سے امارت اسلامی پوری لگن کے ساتھ عوام کی آبادی اور فلاح کے کاموں میں دن رات مصروف ہے۔

اس کے علاوہ یہاں اقوام متحدہ کی امدادی ایکسپل بھی ہیں۔ جو قابل قدر انسانی فلاحی خدمات انجام دے

رہی ہیں۔ امارت اسلامی نے اس خط میں امن قائم کیا۔ اور عوام گذشتہ فراغت اور خوشحالی کو واپس لانے میں مصروف تھے۔ یہاں کے پُر امن حالات کو دیکھ کر خطہ کنز ہائے متصل پاکستان کے دیر ، باجوڑ ، مہمند اور چترال کے قبائلی علاقہ جات سے 5۰۰۰ افغان مہاجر خاندان واپس آکر یہاں آباد ہوئے تھے۔

ان مہاجرین کی آباد کاری کے لیے۔ امارت اسلامی نے ہنگامی بنیاد پر پروگرام شروع کیا تھا۔

تجارت ، زراعت ، تعلیم ، صحت اور دیگر فلاحی منصوبوں کیلئے جو بنیادی اقدامات کیے گئے تھے۔ ان سے اسد آباد اور اس خطے کی ماضی کی رونقیں واپس لوٹ رہی تھیں۔ ان حالات میں کابل کی کمیونسٹ حکومت کی طرف سے اسد آباد پر سکٹ میزائل کا حملہ نہ صرف اقوام متحدہ کے چارٹر کی خلاف ورزی ہے۔ بلکہ اپنے اس بین الاقوامی اعلان کی بھی خلاف ورزی ہے۔ جس میں نجیب حکومت نے یہ وعدہ کیا تھا کہ مجاہدین کی آباد کاری کے علاقوں پر حملہ نہیں کیا جائے گا۔

ہم اقوام عالم کے اس معتدرا ادارے سے اپیل کرتے ہیں کہ پُر امن علاقے پر سکٹ میزائل کے حملوں پر نجیب حکومت کو باز رکھنے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔ اور روس

امارت اسلامی کٹر کاسٹری میڈ

ترجمہ: عمر فاروق سعدی

نقصان کا نعم البدل عنایت فرما۔ آمین۔

دھماکہ کی تفصیل

قابل شہرام سواچھہ کے تین سکڑ میزائل امارت اسلامیہ کے الزخارفہ
میں دھڑ کے مرکز میں شہر اسد آباد پر پھینچے گئے۔

یہ میزائل ایک ہوٹل اور بارودی اسلحہ خانہ پر آکر گرے جس سے بہت تریدہ تباہی ہوئی۔

تین سوافر ادھنیہ ہوئے۔ ایں میں سے سبھیہتر کا تعلق چال سے تھا۔ اولاد میں سے استی قبول کر کے ہر ایک کو کلوں میں رکھے بنینس کا تعلق امارات اسلامیہ کی طرفیک پولیس سے تھا۔ دیگر اکثر مقتولین کا تعلق وہاں کے مقامی اور امارت اسلامی کے حکومتی اداروں سے تھا۔ جواس وقت وہاں موجود تھے۔

حادثہ میں شہید ہونے والے معروف شخصیتیں

القائد / محمد عارف	(انسپٹر ٹریفک پولیس)
القائد / سعد اللہ	(انسپٹر جمیل خان)
القائد / لوزر خاں	محصول الکانات محمد ۔

ایشیخ مولوی اجمیر خطیب جامع مسجد و تحصیل دار عشر و کولہ۔
علاوہ انہی میت سے دیکھ حضرات جن کی حتمی شناخت نہیں ہو سکی۔

اکثر مقتولین کو تو بچی مقام کے قریب اپنے عرب بھائیوں کے
 قریب ہی دفن کر دیا گیا۔

بجائے حادثہ سے ملنے پھانسی کی کاروائی تا حال جاری ہے

اسلحہ کے ذخیرہ میں دھماکا کا سلسلہ جاری ہے۔ اس لیے فوجی
ہٹلر نے میں رکاوٹ اور تاخیر جو رہی ہے۔ اور قاتل بریکینگ اور مل
امداد کی گڑیاں میسر نہ ہونے کی وجہ سے بچاؤ اور تحفظ کی کارروائی

وَلْيَبْشُرُوا بَشْرًا مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ
وَالْأَنْفُسِ وَالْعُرْشَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا
أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَأَنَا لَإِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۚ أُولَٰئِكَ
عَلَيْهِمْ سَلَامٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿١٨٧﴾

ہم نہیں خوف، بھوک، مالوں، جانوں اور چھوٹی میں
 کسی کے ذریعے مرنا سنا میں گئے، اور آپ صبر کرنے والوں کو
 خوش خبری دیں، وہ لوگ جنہیں جب بھی کسی مصیبت کا سامنا
 ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور میں اس کی
 جانب لوٹنا ہے۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بركات
 کا نزول ہوتا ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

ہمارے واسطے نگارستے اسد آباد میں مینا اہل چھپتے کے بعد جو کچھ دیکھا اور عین شہادوں اور دیگر لوگوں سے معلومات حاصل کیں ان کی روشنی میں اس نے بتایا کہ دھماکہ نہایت شدید تھا جس سے بہت زیادہ مالی اور جانی نقصان ہوا۔

[illegible]

جب سے ان انسان میں جہاد شروع ہے اس وقت سے کہ اب تک اس قسم کا برا حادہ پیش نہیں آیا تھا۔ اور یہی ایک وقت ہے اس قدر عظیم نقصان اٹھانا تھا۔ بلاشبہ یہ ایک عظیم حادثہ فاجعہ ہے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

اے اللہ ہمیں اس مشکل میں اجر و ثواب سے نوازا اور اس

ہو گئے کچھ آگ سے جل گئے۔ ایک ساتھی زخمی ہوا۔ اور دیگر چند کا علاج جاری ہے۔

بجٹ: الاغا خانہ اعلیٰ برائے ہمارے مہاجرین کے ذریعہ انتظام دعوت ہسپتال کی جانب سے ابتدائی طبی امداد کو ہسپتالی کمی موقوفہ پر دوسو سے زیادہ زخمی پائے گئے۔

رات ایک بجے تک زخمیوں کو پٹا اور پٹیجا یا جاسکا اور بہت سے زخمیوں کے علاج کا انتظام باجوڑ اور اسد آباد میں کیا گیا۔ وہ ہسپتال جن میں یہ زخمی داخل کرا گئے۔

دعوت ہسپتال میں ۳۰ جرنیلی میں ۱۱ زخمیوں کو حادثہ کے وقت سوسائٹ کے شام سے لے کر صبح چار بجے تک کالا یا رہا۔ آگ نہایت سخت تیز تھی۔ اور کبھی کے لیے ممکن نہیں تھا کہ حادثہ کے قریب جاسکے۔

زخمیوں کو بچانے اور نکلنے کی کاروائی الشیخ عبدالرحمن صاحب نائب الشیخ جمیل الرحمن حفظہ اللہ اور القا مد تقی اللہ صاحب عسکری مندوب کی زیر نگرانی عمل میں لائی گئی۔

اور بیان کیا جاتا ہے کہ چترال سے آنے والے لوگ جو ابھی راستے ہی میں تھے سب مفقود ہیں۔ ان کی شناخت نہیں ہو سکی۔

لوگ جن کے عزیز واقارب کم ہوئے وہ دوسروں کے گوشت کے کوٹھے اسی خیال سے اٹھے کہ شاید یہ جگہ ہی عزیز ہوں۔ ایسے ایسے مناظر سننے آئے کہ انہیں برداشت کرنا اور بیان کرنا زائد مشکل ہے۔ بہت سی لاشیں کوٹھ بن گئیں۔ عورتوں اور بچوں کے اعضاء بھی طرے ہوئے۔ بجلی کے کھمبوں اور دیواروں پر آدمیوں کے کٹے ہوئے اعضا لٹکے ہوئے تھے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَاٰتٰی اللّٰہِ رَاجِعُوْنَ

اسعد آباد میں پریس کانفرنس

مؤرخہ ۸/۱۰/۱۱ھ مطابق ۲۲ اپریل ۱۹۹۱ء کو صبح ۱۱ بجے ایک پریس کانفرنس ملائی گئی۔ جس میں افغان اور دیگر صحافیوں نے شرکت کی جس میں جناب شہید لاڑ اوجاب روزنامہ خاں نے جو امارت اسلامیہ کے ذمہ دار حضرات ہیں صاف معصنات جیت کی۔

بینکائی تاخیر ہوئی۔ مرکز دعوت و جہاد کی عمارت کا اکثر حصہ منہدم ہو گیا ہے۔ تاہم مسجد اور کتبہ محفوظ ہے۔

مادی نقصانات کی تفصیل

۱۳۰ عدد دکانیں برباد ہوئیں۔ اور جل گئیں۔

۴ عدد دوا خانے۔

۳ عدد پٹرول پمپ۔

۵ عدد اسلحہ خانے۔

۱۵ عدد حکومتی دفاتر۔

۳۰ عدد ہوشل جن میں ایک سو سے زیادہ مسافر مقیم تھے وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے۔

۱۔ عدد ورکشاپ۔

۶۔ عدد خیراتی ادارہ کا دفتر۔

۱۔ عدد اسٹور برائے غذائی اشیاء۔

تعلیمی اداروں سے متعلق اشیاء کا عظیم ذخیرہ۔

دفتر تنظیم طلبہ سیلفیہ۔

ضروریات زندگی میں کمی کرنے والی تمام دکانیں

یوٹیلیٹی فارم مکمل

ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ

دس عدد سے زیادہ گاڑیاں

ایک ٹرک اور اس میں لدی ہوئی روٹی۔

۲۰ کلاشنکوف گم ہوئیں

پولیس کے مال خانوں میں موجود دیہی ضائع ہوئیں۔

اجماعی طور پر نقصانات کا جو اندازہ لگایا گیا ہے اس کی مقدار

تین سو ملین روپیہ یعنی تیرہ ملین ڈالر سے زیادہ کہے۔

مرکز امارت اسلامیہ میں اس حادثہ کی وجہ سے آدھی رات

تک بے نظمی کی کیفیت طاری رہی۔

مجاہدین اور عرب بھائیوں نے امدادی کاروائیوں میں بڑھ کر

حصہ لیا۔ کاروائی کے دوران۔ ان عرب بھائیوں میں سے تین تو شہید

ساخ اسعد آباد پر متحدہ جمعیت اہل بیت پاکستان، کی پریس کانفرنس

متحدہ جمعیت اہلحدیث پاکستان نے حادثہ اسعد آباد پر اظہار
تغزیت کے لیے بروز ۲۳ اپریل ۱۹۹۱ء لاہور میں پریس کانفرنس کا انعقاد
کیا یہ رپورٹ شکرہ کے ساتھ نقل کی جا رہی ہے۔ (ادارہ)

۲۴ اپریل ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ صوبہ کٹر (افغانستان) کے دارالامارت اسعد آباد پر کابل کی کمیونسٹ
حکومت نے یکے بعد دیگرے تین سکڑ میزائل گراٹے جن میں سے دو عین آبادی کے ہتھتے لپتے مکانوں اور
دکانوں پر گرے جب کہ تیسرا بھی مضافات میں آباد علاقے ہی میں گرا۔ ان قیامت خیز میزائلوں نے عمارت کو تہس
نہس اور لوگوں میں پانچ سو تک بعض اطلاعات کے مطابق سات سو افراد لقمہ اجل بن گئے۔ جبکہ سات آٹھ سو
سے زیادہ افراد شدید زخمی ہوئے جو لپٹا ور اور دیگر قریبی ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ حملہ ایک تو اس شکست کا بزدلانہ جواب ہے جو کابل کی نجیب حکومت کو
خوست میں مجاہدین کے ہاتھوں اٹھائی پڑی ہے دوسرے یہ حملہ شہری آبادی پر اس لیے کیا گیا کہ مجاہدین
افغانستان کو زیادہ سے زیادہ ہراساں کیا جائے تاکہ ان کی بڑھتی ہوئی علیغیرہ رک جائیں اور وہ
پیشقدمی بند ہو جائے جو افغانستان کے بہت سے محاذوں پر بیک وقت جاری ہے۔
سکڑ میزائلوں کا حملہ کابل حکومت کی شکست خوردہ ذہنیت اور اس کی ناکامیوں پر پھٹا ہٹ
کا واضح ثبوت ہے۔ جس سے عیاں ہوتا ہے کہ وہ میدان جنگ میں مقابلے کی تاب نہ لاتے ہوئے
شہری آبادیوں کو نشانہ بناکر اپنا انتقام لے رہی ہے۔

متحدہ جمعیت اہل حدیث اس بربریت، سفاکی اور ہریمیت کی سخت مذمت کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ

سے دعا کرتی ہے کہ وہ اہل کفر کو اس ابتلا میں ثابت قدم رکھتے اور اس نقصانِ عظیم کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین !

ہم پریس کی وساطت سے اکیٹسی انٹرنیشنل اور دوسری بین الاقوامی انسانی مہم ریدی کی تنظیموں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ کٹر حکومت کو فوراً زیادہ سے زیادہ امداد ہم پہنچائے۔ زمینوں کے لیے دواہیں اور تباہ حال گھرانوں کو سامان خورد و نوش اور دیگر گھریلو اشیائے ضرورت ہمسایہ کی جائیں اسلامی ممالک خصوصاً سعودی عرب اور عرب امارت سے بھی اپیل ہے کہ وہ اپنے ان بے خانمان اور زخم خوردہ بھائیوں کی زیادہ سے زیادہ ایک چہیتی اور امداد کا انتظام فرمائیں۔

اس موقع پر ہم اہل صحافت اور ان کی وساطت سے اہل پاکستان کے علم میں یہ بات لانا چاہتے ہیں۔ کہ صوبہ کتر جس کے دارالحکومت اسد آباد میں حملہ کیا گیا۔ وہ صوبہ ہے جسے مجاہدین نے بذریعہ جہاد خبیث حکومت سے آزاد کروا رہے۔ اور اب وہاں شیخ جمیل الرحمن حفظہ اللہ بانی و امیر جماعتِ دعوت الی القرآن والستہ المحدث کی امارت میں ایک آزاد اسلامی حکومت قائم ہے۔ جس میں شریعتِ اسلامیہ کا نفاذ اور قرآنِ ولی کا عکس پایا جاتا ہے۔ وہاں شریعتِ محمدی کے مطابق فیصلے کئے جاتے ہیں۔ شرعی حدود نافذ ہیں۔ اسی طرح دیگر شیعوں میں شریعت کی پابندی کا اہتمام ہے۔ اس لحاظ سے یہ حکمہ اسلامی حکومت کے خلاف بہت بڑی سازش ہے اور اسی اعتبار سے یہ صوبہ حکومتِ پاکستان اور اہل پاکستان کی خصوصی توجہ اور مہم ریدی کا زیادہ مستحق ہے تاکہ اسلامی حکومت مستحکم ہو اور اس کا اثر و سبب تر ہو۔

تعزیت

مجدد دعوتِ پشاور میں سائنس اسد آباد کے شہداء کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔ اس المناک حادثہ پر امارتِ اسلامیہ کتر ہا کے زعماء کے ساتھ دلی مہم ریدی کا اظہار کیا گیا۔ اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مجاہدین سے اس شرعی ریاست کو اس حد نہ جانکاہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین !

نیز اس اعتبار کا اظہار کیا گیا کہ خطہ کتر کی شرعی انتظامیہ کے مفاد اور کارکردگی اور یہاں کے مسلمانوں کے عزم و ثبات سے آزمائش کا یہ مرحلہ نیز وہ خوبی طے ہو جائے گا۔

ابتلا کے ایسے مواقع پر صبر و ثبات کا مظاہرہ کرنا انبیاء کی سنت اور سلفِ صالحین کا طریق ہے۔ ابتلا و مصائب کے مراحل سے گذر کر ہی مومن کا ایمان بکھر تا ہے۔ مومنوں کی ہیبتگی ایمان، کفار منافقین کے لیے پیامِ اجل ثابت ہوتا ہے۔

سائنس اسد آباد کے شہداء کا خون ضرور رنگ دکھائے گا۔ ان کے مقدس خون کا قطرہ سمندر بن کر وقت کے فراخ اس میں نیست و نابود ہو جائیں گے۔ افغانستان کی سرزمین پر شیخ توحید کو قہر زل رکھنے کے لیے مسلمانوں کا خون جل رہا ہے اور خدا کی اس وسیع زمین پر اس انتخاب کے لیے افغانستان کے مسلمان اللہ تعالیٰ کے منکر گذار ہیں۔

دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ شہداء کی شہادت قبول فرمائے۔ اور زمینوں کو شفاء یاب کرے۔ تعزیت نامہ منجانب

(کارکنانِ عملہ دعوتِ پشاور)

زندگی کا ترنہ

الانسان

ایمقرہ نقشہ کے مطابق تیری تو مالک ناراض ہوگا۔
اجرت نہیں ملے گی محنت اور وقت بے کار جائے گا اور
اللہ لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ اس لیے وہ ساتھ ساتھ
اس کا جائزہ لیتا جاتا ہے۔

اے انسان

تو بھی کئی سال سے اپنی زندگی کی تعمیر میں لگا ہوا ہے۔
کیا تو نے بھی کبھی مالک کے دئے ہوئے نقشے کے ساتھ
اس کا مقابلہ کیا؟ کبھی شاوول لگا کر دیکھا؟ کیا یہ عمارت
ٹھیک بن رہی ہے۔ اسے دیکھ کر مالک خوش ہوگا؟
اس کی اجرت صحیح ملے گی؟ تیری یہ محنت اور وقت ٹھکانے
لگ جائے گا؟

کیا تجھے یاد ہے کہ تیرے مالک رب العزت نے
تجھے زندگی کی عمارت کے لیے ایک نقشہ دیا ہوا ہے۔ اور
ایک شاوول بھی عطا کیا ہوا ہے۔ اگر یاد نہیں تو ذرا اس
آیت مبارکہ کو دل لگا کر پڑھ۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
لِّمَن كَانَ مِنَ اللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔

یقیناً رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک
زندگی اس شخص کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ جو اللہ سے
ملنے اور آخرت کے حساب کتاب کی اُمید رکھتا ہے۔

اب اس حدیث شریف پر بھی غور کرو:-

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ
لِرَبِّهِمْ الَّذِي لَهُ مَا تَزُولُ مِنْ السَّمَاءِ
كَاتِبِينَ أَوْ تَوَّانُوا كِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ
عَلَيْهِمْ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ
مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿۷۶﴾

کیا ایمانداروں کے لیے وہ وقت نہیں آیا۔
کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور جو اس کی طرف سے حق اترا
ہے اس کے لیے جھک جائیں اور ان لوگوں کی مانند نہ
ہو جائیں۔ جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی پھر ان پر
لمبی مدت گزر گئی تو ان کے دلا سخت ہو گئے۔ اور
ان میں سے بہت لوگ فاسق ہیں۔

ایک معمار بڑی محنت سے ایک عمارت بنانے میں مصروف ہے۔
وہ یہ درار کھتا چلا جاتا ہے۔ مگر کسی کسی وقت ایک
نقشہ نکالتا ہے اور اس سے مقابلہ کرتا ہے۔ مقبوطے
مقبوطے۔ فے کے بعد شاوول لگا کر دیکھتا ہے۔ یہ کیوں؟
وہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ عمارت کا جتنا حصہ بنا ہے
کیا وہ ماہر۔ مکان کے دیے ہوئے نقشے کے مطابق ہے؟
اس میں کوئی غلطی اور جی تو نہیں؟ جہاں کوئی اینٹ ذرا
آگے پیچھے نظر آتی ہے جھٹ درست کر لیتا ہے۔

اسے یہ فکر ہوتی ہے کہ اگر یہ عمارت کہیں سے ٹر بھی ہو گئی

اپنی مرضی سے کسی بات پر عمل کر لیتا ہے اور کسی پر نہیں کرتا۔
تو وہ خواہش کا بجاری ہے۔ ایسے شخص کے متعلق کلام پاک
میں دوسری جگہ فرمان باری ملاحظہ ہو۔

أَفَتَوَلَّيْتُمُوهُنَّ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضِ
فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا جِزَاءُ فِي
الْخِلْوَةِ الْمَذْنُوبَةِ وَالْيَوْمِ الْعَظِيمِ يُدْرِكُونَ إِلَى
أَشَدِّ الْعَذَابِ ۝

پس کیا تم قرآن مجید کے کچھ احکام مان لیتے ہو اور کچھ
نہیں مانتے (ان پر عمل نہیں کرتے) ایسے شخص کا بدلہ
کیا ہو سکتا ہے کہ دنیا میں ذلت و خواری اور قیامت کو سخت
عذاب اُن پر مستط ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

سنت

مَنْ يَطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ ۝
جس نے رسول مقبول کی اطاعت کی۔ اُس نے یقیناً
اللہ پاک کی اطاعت کی۔

بالفاظ دیگر اللہ تعالیٰ کے مطیع اور فرمانبردار بننے کا
صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ ہے رسول پاک کی اطاعت
اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي
كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ ۝ جس نے میرے طریقے سے محبت کی
اُس نے یقیناً مجھ سے محبت کی۔ اور جس نے مجھ سے محبت کی
وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

گویا رسول اکرم کو محبت کا بین ثبوت آپ کی سنت کا اتباع
ہے۔ یہ اتباع زندگی کے ہر پہلو میں ملحوظ رہنا چاہیے۔ ہماری
شکل و مشابہت، لباس، خوراک، گھر و زندگی معاملات۔
کاروبار اور عبادات سب سنت کے رنگ میں رنگے جانے
چاہئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی شخص کے دل میں جس قدر
رسول اکرم کی محبت ہو گی۔ وہ اتنا ہی سنتِ مطہرہ کا پابند
نظر آئے گا۔

آپ کا وضع فرمان ہے۔

مَنْ شَهِدَ بِقَدْرِهِ فَهُوَ مِنْهُمْ ۝

وَاللَّهُ لَا يُدْرِكُ مِنْ أَحَدٍ كُمْ حَتَّى يَكُونُ هَؤُلَاءِ
تَبَعًا لِمَا جَاءَهُمْ ۝

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اللہ پاک
کی قسم تم میں سے کوئی شخص ایماذہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک
کہ اس کی خواہش اس چیز کے تابع نہ ہو جائے جو میں لایا
ہوں۔ (قرآن وحدیث)

پس اگر

زندگی کی درست تعمیر صحیح انسانیت اور مسلمان
بننے کی خواہش ہے۔ تو آئیے۔ اپنی کارکردگاری کا بھی جائزہ
لیں۔ ارشاد نبوی ہے ”حَاسِبُوا قَبْلَ أَنْ تَحَاسِبُوا“
اپنا حساب اُس وقت سے پہلے پیچ کر دو۔ جب تمہارا
حساب لیا جائے گا۔

توجیہ

ہم میں سے ہر شخص روزانہ کئی کئی مرتبہ کلمہ طیبہ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ پڑھتا ہے۔ گویا
اقرار کرتا ہے کہ وہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی کرے گا۔ اور
اطاعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ یعنی کلمے کے
دونوں اجزاء توحید اور مشقت پر قائم رہے گا۔ یا دوسرے
لفظوں میں یہ کہ شرک اور بدعت سے دور رہے گا۔

بے شک ہم نے موحد کلام کر ثبت پرستی، آفتاب پرستی،
ستارہ پرستی اور قبر پرستی سے توکارہ کر لیا۔ لیکن نفس پرستی
جاہ پرستی۔ عیش پرستی اور زہ پرستی کے پنجے میں بدستور
بھنسنے رہے۔ اور اللہ پاک کا یہ فرمان یاد نہ رہا۔

أَذْرَيْتُمْ مَنِ اتَّخَذَ اللَّهُ هَوَاهُ لَا يُدْرِكُ قُلُوبَ
كَيْدِ تَوْنِهِ اس شخص کو دیکھا۔ جس نے اپنی خواہش کو
اپنا معبود بنھ لیا۔

یہاں اللہ پاک نے اپنی خواہش پر چلتے اور شریعت کی
پردہ نہ کرنے کو خواہش کی عبادت سے تعبیر فرمایا اور
اسے مشرک سے تشبیہ دی۔ لہذا اگر کوئی شخص اپنے
قول و فعل میں خدا تعالیٰ اور رسول اکرم کے ارشادات
کا پابند نہیں۔ اپنی خواہش کے مطابق منے بیان کرتا ہے

پس صحیح نماز نمازی کو شرک و بدعت - لگ بھگ -
عاشی اور فحاشی - شراب نوشی اور بوجہ بازی - سود اور رشوت
دروغ گوئی اور بد زبانی، غرض ہر برائی سے متفرک رہتی
ہے - اور پرہیزگاری اور دیانداری - پاکبازی - فحش شناسی
حق پسندی اور حق گوئی کا عادی بنا دیتی ہے - لیکن بے غم
دفع الوقت اور بے توجہی کی نماز افسوسناک انجام دکھائی ہے
اور دوزخ کے سب سے نیچے طبقے میں لگاتی ہے -

آئیے اس کسوٹی پر اپنی نماز کو پرکھیں - اور جو کمی نظر آتی
ہے - اس کی تلافی کریں - ورنہ شیک برباد اور گاہ لازم
والی مثل ہم پر صادق آئے گی - اگر ہم نماز کا ترجمہ نہیں
جانتے - اور نماز پڑھتے وقت اُسے ذہن میں نہیں رکھتے
تو ہماری نماز حضورِ قلب والی نماز نہیں بن سکتی -

اخلاق

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَوَامٌ دُمُهُ وَ مَالُهُ
وَعَوْضُهُ : مسلمان کی ہر چیز مسلمان پر حرام ہے - اس
کا خون اور مال اور آبرو -

جیسے مردار کھانا حرام - ویسے ہی بھائی مسلمان کا مال
ناحق کھانا حرام - مثلاً رشوت لینا - کم و بیش توں - اشیاء
میں ملاوٹ کرنا - بلیک مارکیٹ - امانت میں خیانت -
ذخیرہ اندوزی - چوری - ڈاکہ وغیرہ -

اسی طرح ملازمت میں اپنے فرائض کو صحیح طہ پر
ادا کئے بغیر تنخواہ لینا - مزدوری یا ٹھیکہ داری میں صحیح
کام نہ کرنا - مگر اجرت یا ٹھیکہ کی رقم پوری وصول کرنا -
حبوٹے دعوے - جھوٹی گواہی - جھوٹی تسمیں اور جھوٹ
وکالت سے اپنے حق میں ناجائز فیصلہ کر لینا - یہ سب ہی
حرام غمخیزی کی مثالیں ہیں -

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں -
اگر شخص سفر میں پریشانی حال ہے - دعا کرتا ہے مگر
تبول نہیں ہوتی - میز کو اُس کا کھانا - پینا اور پہنا حرام
سے ہے -

علاوہ ازیں بہتیں تراشنا - بہتان لگانا - غیبت کرنا - غرض

جو شخص کسی قوم سے مشابہت رکھے گا پس وہ
انہیں میں شمار ہوگا -

پس ہر موقع پر بدعت سے بچنے اور سنت کا عامل بننے کی
کوشش سچے مسلمان کی امتیازی صفت ہے -

تنظیم

وَ اعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا -
اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو - اور گروہ گروہ نہ بنو
قرآن پاک ہمیں متحد ہو کر پابند اسلام بننے کی تمہین کرتا
ہے - اسلامی ارکان - نماز - روزہ - حج - زکوٰۃ - جمیع عبادت
ہندی کا سبق دیتے ہیں - اور انفرادی زندگی سے نکل کر جماعتی
نظم میں شامل ہونا فرض قرار دیتے ہیں - اتفاق و اتحاد قومی
ترقی اور سر بلندی کا اعلیٰ ذلیع ہے ، اس کے عکس نا اتفاقی -
تفرقہ در انفرادیت تنزل کا سبب ہے - لہذا جماعتی زندگی
اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان واجب الاذعان کا
احترام کیجیے - اس سلسلے میں ذاتی اغراض اقتدار پسندی اور
عزت نفس سے صرف نظر کر لیں ہی ایک دانا اور جہاں دیدہ
انسان کے اخلاص - ایثار اور خدمت دین و ملت کی مہر بن
دیں ہو سکتی ہے - لیکن جو شخص ذاتیات کو قومی مفاد اور
جماعتی وفادار کے مقابلے میں نظر انداز نہیں کر سکتا - وہ کبھی
اتحاد اور نظم کا علمبردار نہیں بن سکتا -

عبادت

نماز دوشم کی ہے - ایک کے متعلق فرمایا -
إِنَّ الصَّلَاةَ بُنِيَتْ عَلَى ثَلَاثٍ عِنْدَ الْفَتْحِشَاءِ وَالْمُحْكِي
نماز یقیناً بے حیاتی اور برائی سے روک دیتی ہے
دوسری قسم کے متعلق ارشاد فرمایا -
قَوْلُهُ تِلْكَ صَلَاتُهُمْ عَنْ صَلَواتِهِمْ
سَاهُونَ

ان نمازیوں کے لیے دوزخ کا سب سے نیچا طبقہ
خرابی ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں -

کسی طرح دوسروں کو ذلیل اور بدنام کرنا۔ سچے مسلمان کا شبہ نہیں ہو سکتا۔

یہ حدیث مبارک پیش نظر رہے۔

كُلُّ ذَنْبٍ يُغْفَرُ سِوَا ذَنْبٍ اِلَّا الذَّنْبَ

شیئہ کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
سوائے۔ قرعہ کے (دوسروں کے حقوق)

گویا آپ اسلام کے لیے جان بھی دے دیں۔ تو بھی دوسروں کی حق تلفی آپ کی گردن سے نہیں اتر سکتی۔

گھر بیرون زندگی
قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا
اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔

صرف اپنی نیکی، پرہیز گاری یا شب سیداری کو کافی نہ سمجھا جائے۔ بلکہ گھر کے جملہ افراد کو نیکی کا شوق دلایا جائے۔ اور بدی سے نفرت دلائی جائے۔ ماں کا اولاد

پر کافی اثر پڑتا ہے۔ اس لیے اُس کا پابند اسلام اور خوش خصال ہونا۔ باپ سے بھی زیادہ ضروری ہے۔

فضول رسم و رواج کو جراثیم کے ساتھ بند کرنے کی کوشش کی جائے۔ اولاد کی تعلیم و تربیت پر کڑی نگرانی رکھی جائے۔

رسول اکرم نے باجمہ و رحیم و متحمل ہونے کے فرمایا۔ سات سال کے بچے (لوہ کا یا لڑکی) کو نماز کا حکم دیا جائے۔

اور دس سال کی عورتیں نماز نہ پڑھے تو مار کر پڑھائی جائے۔ یہ رسول پاک کی کھلی سنت ہے۔

اور دوسری بہت سی شقوق کی بہ نسبت زیادہ اہم ہے۔ اسی طرح بچے کی عادات اور دیگر مشاغل پر بچپن ہی سے نگاہ رکھیے۔ تاکہ اُس کی بنیاد صحیح اور پختہ رکھی جائے۔

تعلیم
اس کے لیے شرط یہ ہے کہ خود غموں میں نہ رہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے
كُنْ مِمَّنْ هُمْ أَتَى اللَّهُ الْهَدْيَ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْغَالِبِينَ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنی بری بات ہے کہ تم وہ گنہگار ہو جو کہتے نہیں۔

دوسری شرط ہے۔

ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمِ وَالْمَوْعِظَةِ

الحسنۃ :- راہ خدا کی طرف بلا، دانائی اور اچھی نصیحت کے ساتھ۔

ایک طریق تبلیغ ایسا ہو سکتا ہے۔ جس سے دوسروں کو چڑایا جائے۔ طعن و تشنیع اور دل آزاری کے ذریعے لوگوں کو اور

دور دھکیل دیا جائے۔ اور دوسرا طریق تبلیغ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ دلائل کے ذریعے اُن کو قائل کرنے کی کوشش جائے۔

ترقی اور ترقی کی کامی سے متاثر کیا جائے۔ تبلیغ میں زندگی کے سارے پہلوؤں کی طرف توجہ دلانے

کی ضرورت ہے۔ اخلاق۔ معاملات۔ تجارت۔ ملازمت تعلیم تربیت وغیرہ کسی پہلو کو نظر انداز نہ کیا جائے۔

خطبات جمعہ کے لیے سالانہ پروگرام بنایا جائے تاکہ ہر سنجیدہ اور سلجھی ہوئی ہوں۔ استقامتی رنگ بے اثر اور نقصان دہ نہ بنے

ہے۔ بہر صورت دیگر سنتوں کی طرح تبلیغ میں بھی سنت نبوی کہ ملحوظ رکھا جائے۔

تعلیم

ارشاد نبوی ہے۔

كَلِّبِ الْعِلْمَ فَرِيضَةً عَلَى كُلِّ مَسْلُومٍ

علم کا حصول ہر مسلمان (مرد یا عورت) پر فرض ہے۔ ہر شخص کے لیے لازمی ہے کہ اپنی اولاد (لڑکے یا لڑکی) کو تعلیم ضرور دلائے۔ اور خود بھی مطالعہ جاری رکھ کر اپنی علمیت کو بڑھاتا رہے۔

ہر مسجد میں تعلیم کا انتظام ہو۔ بلکہ ایک دارالطالعہ کا قیام بھی ہو۔ جن میں مردوں، عورتوں، علماء اور نیم خواندہ سب کی اہمیت کے

مطابق کتب میاں کی جائیں۔ روزانہ درس قرآن ہو۔ جس میں تبلیغی پہلو کے ساتھ ساتھ تعلیمی قابلیت پیدا کرنا بھی پیش نظر

رہے۔

صرف ناظر قرآن مجید پڑھے ہوئے کو قرآن پڑھا ہوا نہ سمجھ لیا جائے۔ بلکہ اس کے اصل مقصد یعنی قرآن مجید قرآن

دانی اور اس کی عملی اہمیت پر خاص زور دیا جائے۔ بزرگے۔ جوان اور بوڑھے کو نماز سکھائی جائے۔ طریقہ عزیمت ایسا ہو کہ

پچھلے جی اور شوق سے پڑھیں۔ نئے نئے طریقوں سے استفادہ کیا جائے

مثالی خاندان کی یادگار

مولانا اسماعیل سلفی

گئے۔ اور منزل کی رسائی سے پہلے ہار گئے۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ ساری کوشش غارت ہو گئی۔

وَقَدْ مَنَّا لِي مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَا لَهُ هَبًا مُنْتَوِرًا
ہم ان کے اعمال غبار کی طرح اڑا دیں گے۔

حضرت ابراہیم کا پورا خاندان اسی وسائل پرستی کا مریض تھا۔ معاشی مجبوریوں نے اسے اور بھی دو آتشہ کر دیا تھا۔ اور ان کی قوتِ ارادی حق کی تلاش سے محروم ہو گئی۔

اس وقت بعض لوگ بُت پرستی کے ساتھ ستاروں کی پرستش بھی کرتے تھے۔ سورج اور چاند کو اپنی زندگی کے عوامل میں مؤثر اور مقصوف یقین کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی گفتگو میں قوم کی ان دونوں کمزوریوں کا علاج حکیمانہ اور حاکمانہ انداز سے فرمایا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اکیسے ہونے کے باوجود حضرت ابراہیمؑ کو اپنی ذات پر پورا اعتماد تھا۔ اور اپنی صداقت اور کامیابی پر پورا یقین۔ کس وثوق سے فرماتے ہیں۔

ثُمَّ لَمْ يَكُنْ لَكَ كَيْدًا ۖ أَصْنَاكُمْ فَعَدَا ۖ اِنَّ قَوْمًا لَّكَ مُدْ بَرِيْنٌ ۝

خدا کی قسم میں موقع پاتے ہی تمہارے ان بتوں کا تیا پانچ کر دوں گا۔ چنانچہ موقع پاتے ہی بتوں کو ٹوٹھڑ کر رکھ دیا۔ فَجَعَلَهُمْ جَذَاۃً اِلَآءِ بَیۡۤاۡلِہِمۡ۔ بڑے بُت کے سبوا۔ سب کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ اپنے معبودوں

وَ اِذَا بَنٰی اِبْرٰہِیْمَ رَبِّہٖ بَکَمَلٰتِ فَاَتَمَّہُنۡ قَالَ اِنِّیۡ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۚ قَالَ وَ مِّنۡ ذَرِیَّتِیۡ قَالَ لَا یَنَالُ عَہْدِیَ الظَّالِمِیۡنَ ۝ بقرہ ۱۲۳

(اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو چند احکام دے کر آزمایا۔ وہ اس میں پورے اترے تو فرمایا۔ میں نے تمہیں دنیا میں امامت بخشی۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا۔

اور میری اولاد۔ فرمایا ظالموں کو یہ انعام نہیں دیا جاسکتا۔ حضرت ابراہیم بابل میں پیدا ہوئے۔ آپ کی

پیدائش ایک معزز خاندان میں ہوئی۔ توحید کے سوا اس خاندان میں دنیا کی ساری دجائیں موجود تھیں۔ دینی قیادت کے باوجود یہ لوگ توحید کے تصور اور صفات

باری کے فہم سے نا آشنا تھے۔ وہ بت پرست تھے، بت فروش تھے یہ سب کچھ ہونے کے باوجود یہ حضرات خدا سے بے خبر تھے۔ وسائل کی

تلاش، وسائل کی شناخت، انواع و اقسام وسائل کی ساخت ان کی معیشت کا جز تھا۔ اور یہ عجیب بات تھی

کہ ان وسائل کے ذریعے جس ذات تک وہ پہنچنا چاہتے تھے اس کی ذات اور اس کی صفات سے ناواقف

تھے۔ اور مشرک قوموں میں یہ سب بڑی مصیبت ہے کہ وہ راہ کو منزل سمجھتے ہیں۔ اور اسباب و ذرائع کو مقصد۔ ہمارے ساری عمر سفر کر کے تھک جاتے

اور منزل سامنے نہیں آتی۔ قرآن عزیز نے ان کی عملی زندگی کا محصل و نقطہ نظر میں واضح فرمایا ہے عاملۃ

ناصبۃ۔ — وسائل کی پرستش کر کے تھک

سابقہ اسعد آباد
کے چند مناظر

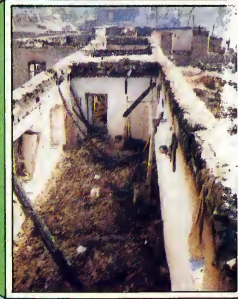
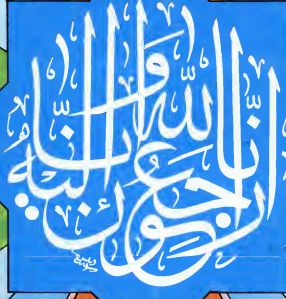
الَّذِينَ إِذَا



MONTHLY DAWAT URDU

بیت توحید و محمد
دعوت

مئی، جون، ۱۹۹۱ء



سحر قریب ہے دل سے کہو نہ گھبرائے

ہیماکل سہاویہ

بابل کے شرک پسند عقائد زمین کے اقسام و تماثل کا جوڑ آسمان کے تہوں سے جوڑتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس طریق فکر کو بھی کاری ضرب لگا دی۔ پیغمبر کے صحت استدلال فکر کی روانی قابل غور ہے۔

قوم کو احمق اور پاگل نہیں کہا۔ بلکہ ہر دست مشرک اور بے ایمان بھی نہیں فرمایا۔ بلکہ مجالات مع الخصم کے مطابق ان کے خیالات کے ساتھ کھلا تصادم نہیں کیا۔ بلکہ محفوظی دیر کے لیے اسے تسلیم فرمایا۔

فلما جن علیہ اللیل رأی کوکبا قل
ہذا ربی فلما اقل قال لا احب الا فلین

رات کے گھٹا ڈوب اندھیرے میں جب ستارے کو دیکھا تو فرمایا۔ تمہارے خیال کے مطابق یہ میرا رب ہے لیکن کچھ عرصہ کے بعد ستارہ ڈوب گیا۔ تو فرمایا یہ ڈوبنے والا خدا تو مجھے منظور نہیں۔ میں ایسے خداؤں کو کیسے قبول کروں۔ جو دن ہوتے موت کی آغوش میں سو جاتے ہیں۔ فلما رأی القمر بارغا قال ہذا ربی فلما اقل قال لہم لیہدنی ربی لا کونن من القوم الضالین ہ چاند کو دیکھ کر فرمایا۔ میرا خدا اس کو ہونا چاہیے۔ وہ بھی ڈوب گیا تو فرمایا۔ ان کم کردہ براہ لوگوں سے میں خدا انصالی کی رہنمائی کے ساتھ ہی بچ سکتا ہوں۔

فلما رأی الشمس بازغة قال ہذا ربی ہذا
اکبر فلما اقلت قال یحییٰ ربی
تشرکونہ انی وجہتی وجہی للذی
فطر السموات والارض حنیفا وما انا
من المشرکین ہ سورج کی چمک دمک اور ٹلنی دیکھ کر فرمایا۔ یہ رب ہے۔ جب وہ بھی غروب ہو گیا۔ تو فرمایا میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔ میں اپنا رخ اس ذات اقدس کی طرف پھیر رہا ہوں۔ جس نے

اسی یہ درگت دیکھ کر ان کا خیال فرما حضرت ابراہیم کی طرف گیا۔ سَمِعْنَا نَسْتَدْعِيكَ كَرِهْنَا لَكَ اِيَّا هِنَا نُوْعِرُطُكَ اَبْرَاهِيمَ نَامِي اِنْ رُؤُوسَ بُوْنُ بَرْزُغُوْنِ كَے متعلق کڑوی کسبیل باتیں کرتا تھا۔ یہ سنتے ہی زعماء قوم نے حکم دیا۔

فانقابه علی اعمین الناس لعلم یشہدون
اس نوجوان کو سر مجلس لاؤ اور جھوٹی سچٹی شہادت قائم کرو۔ تاکہ اگر کسیں ثابت ہو جائے۔ تو اسے سزا دی جائے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان وسائل پرستوں کی عدالت میں پیش ہوئے۔ حضرت سے پوچھا گیا۔ اَنْتَ تَعْلَمُتَ هٰذَا بِالْهِنَا اَبْرَاهِيمَ ہمارے بھانپوں کے ساتھ یہ حرکت تم نے

کی کہ حضرت ابراہیم نے نہایت معقول اور برجستہ جواب دیا۔ فاسئلوہم ان کانوا یبسطون۔ یہ حضرات اگر کچھ فرما سکتے ہیں تو یہی بتا دیں انہیں کبواسون توڑ گیا۔ پنجابیت سرنگوں پر گئی۔ عدالت پر سکھ طاری ہو گیا۔ حقیقت پسندی نے دامن بھام لیا۔ صمیم بات زبان پر آگئی۔ لقد علمت ما ہو لا یبسطون ابراہیم رٹ جانتے ہو یہ بیچارے بول تو نہیں سکتے۔ اس حقیقت پسندانہ جواب کے بعد حضرت ابراہیم نے کس شان منکنت کے ساتھ فرمایا ہوگا۔ اف نکم ولما تعبدون۔ تمہاری اور تمہارے معبودوں کی حالت انتہائی افسوسناک ہے۔ ایسے خداؤں کو پوجتے ہو جو اپنی مظلومیت کی سرگزشت بھی نہیں مٹا سکتے۔

اس کے بعد عدالت نے جو فیصلہ کیا معلوم ہے ایسی عدالت ہی کچھ کیا کرتی ہیں۔ لیکن شان استغفار اور اقامت حجۃ اور قوت استدلال نے اس وقت کی قوت فکر اور فہم و درایت کو ایک دفعہ بھیج دیا۔ وہ عقائد کے باوجود لا جواب ہو گئے۔

تین مقدس افراد کا قافہ ہجرت کے لیے تیار ہو گیا۔ یعنی حضرت ابراہیم حضرت سارہ اور حضرت لوط۔ غالباً اسی سفر میں مصر کے ظالم بادشاہ کی نظر بدلی۔ اس نے حضرت سارہ کی عصمت پر ہاتھ ڈالنا چاہا۔ مگر حضرت سارہ کی عصمت اور معرفت سے وہ اس قدر مرعوب ہوا کہ اس کا ہاتھ ان کی طرف نہ بڑھ سکا۔ بلکہ ساری خاندان کی ایک عصمت آج تک حضرت کے ساتھ بطور خادم بیچ دی اور حضرت ابراہیم پورے اعزاز کے ساتھ اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

یہ قافہ جو بڑی بے سرو سامانی کے ساتھ دین کی حفاظت کے سلسلہ میں گھر سے نکلا تھا۔ منزل بہ منزل بڑھتا گیا اور ارض مقدس میں اقامت پذیر ہو گیا۔ یہاں پہنچ کر اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسماعیل و علقمٹے اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام اسی سال کے قریب تھے۔ اور حضرت ابراہیم حضرت ہاجرہ کو اپنی نروجیت کے لیے قبول فرما چکے تھے۔

یہاں پہنچ کر سفر کی صعوبتوں اور بے پے آزمائشوں کے باوجود حضرت ابراہیم اپنے مقصد کو نہیں بھولے، بلکہ آتے ہی دین کی تبلیغ و اشاعت کا کام پوری سرگرمی سے شروع فرما دیا۔

تبلیغی مراکز

یہاں پہنچ کر حضرت ابراہیم نے تین مراکز قائم فرمائے۔ سب سے پہلا مرکز حضرت لوط کو بھیرایا۔ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کو نکالان کی پہاڑیوں میں بٹھرنے کا حکم دیا۔ اور وقتاً فوقتاً ان کی خبر گیری فرماتے اور ہدایات دیتے رہے۔ جو جرم کی آمد سے یہ پہاڑیاں اور چرواہے بچ رہے۔ حضرت ہاجرہ جو تنہائی میں اپنا وقت گزار رہی تھیں ایک پُر رونق فضا محسوس فرمائے لگیں حضرت اسماعیل کی شادی بھی یہیں ہوئی۔ ذبح کا واقعہ یہیں پیش آیا۔ یہیں عربی زبان پر وہان چڑھی۔ جو تدریجاً عربی اور عالمی زبان قرار پائی۔ آج تک یہ زبان دنیا میں اپنا مقام لئے ہوئے ہے۔

آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا میں ان جھیلوں سے نکھو ہو رہا ہوں اور میں مشرک نہیں ہوں۔ تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مکتبہ شکیانی کا واقعہ بابل میں پیش آیا۔ اور فرود کا مناظرہ بھی اسی سرزمین میں ہوا۔ بتوں کی خدائی اور فرود کی خدائی دونوں تفسیق جاد کی پیداوار تھیں۔ جو ایک محقق کی تنقید کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئے۔ اور یہ تاریخی مناظرہ فرود ایسے کد ذہن بادشاہ سے اس جگہ ہوا۔

نصاروں کی خدائی اور ان کے افول مغرب کی بحث کلدانیوں کے ساتھ حوران میں پیش آئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حکیمانہ گفتگو نے ان سے پہلے پرست فلسفیوں کو خاموش اور دم بخود کر دیا۔ حضرت ابراہیم کی جرأت اور اس کے ساتھ صلح پسندانہ انداز گفتگو ہجرت اور ترک وطن میں کیساں اپنا کام کرتا رہا۔ حق و عدالت کی دنیائی ہوائی دواز نے کہیں بھی مصلحت و فتنے کی آغوش میں پناہ نہیں لی۔ جو فرما تھا۔ صاف فرمایا۔ اور اس انداز سے فرمایا کہ اس کے خلاف کوئی اخلاقی اعتراض نہیں کیا جاسکا۔ ایسے ماحول میں رائے عامہ کی مخالفت کا تصور بھی مشکل تھا۔ مگر یہاں وہ سب کچھ علی الاعلان فرمایا گیا۔ جس کا سب سے اہم شائد یہ تھا کہ جو توال گفت ممبر متوال گفت

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے رفقاء

حضرت ابراہیم نامتو اور ہارن سلون گئے بھائی تھے۔ والد کا نام آذر تھا۔ جسے تاریخ اور پانے صحیفوں میں تاریخ کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیم کے چچا کا نام بھی ہارن تھا۔ حضرت لوط اور حضرت سارہ ان کی اولاد تھے۔ حضرت ابراہیم کی شادی حضرت سارہ سے ہوئی اور ہارن حضرت ابراہیم کے بھائی اور چچا ہارن دونوں بابل ہی میں انتقال کر گئے۔ قوم کی مخالفت اور حالات کی سازگار کی بنا پر

ہے۔ اس لیے کسی ایسے بزرگ کو جن کا حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام سے نسبتاً تعلق نہ ہو نبوت کی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔ قرآن عزیز کی یہ صراحت حضرت ابراہیمؑ کی اولاد کے لیے نبوت اور کتاب کو خاص فرما رہی ہے۔ اور واقعہ بھی اس کے شاہد ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جن قدر انبیاء مبعوث ہوئے وہ یا تو اسحاق سے تھے یا یزہ اسامیل سے اور اس میں لا ینال عہد ہی الظالمین کا اصل اپنی جگہ قائم رہا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کا معاملہ اپنی جگہ ایک معجزہ ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بشارت دی گئی۔ تو حضرت سارہ بھی سن رہی تھیں آپ نے بڑے عجیب انداز سے فرمایا۔

أَلَد وَاَنَا عَجُوزٌ وَهَذَا بَعْلِي شَيْخًا۔

کیا عمر رسیدہ بڑھیا کے ہاں اولاد ہوگی اور میاں کا بھی یہ حال ہے کہ بڑھاپے کی سرحدوں کو عبور فرما رہے ہیں۔ فرشتے نے بھی ایمان افروز جواب دیا۔

رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اس گھر پر خدا تعالیٰ کی رحمت و برکت ہے وہ حمد و مجد کا سزاوار ہے۔ خداوندی رحمت کو عام مادی اسباب پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

یہ اعجاز یہیں ختم نہیں ہوا بلکہ اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے دو شادیاں اور کیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ نے کافی اولاد مرحمت فرمائی۔

اولاد

اسماعیل علیہ السلام

بقیہ صفحہ ۲۵ پر

ازواج

باجرہ

ارض مقدس فلسطین وغیرہ علاقوں میں حضرت ابراہیمؑ نے خود تبلیغ اور اشاعت دین کا آغاز فرمایا۔ اس مرکز میں حضرت اسماعیلؑ آپ کے معاون اور جانشین تھے۔ تمام انبیائے بنی اسرائیل کا تعلق اسی شجرہ طیبہ سے تھا۔

كَانَتْ بَنُو إِسْرَآئِيلَ تَسْمُوهُمْ الْآلِیْنَ بَنِیَآءَ كَلَمَآءٍ هَلَكٌ نَجِیٌّ خَلْفَهُ نَبِیٌّ مُّسْلِمٌ

بنی اسرائیل کی سیاسی سرپرستی اور دینی سرپرستی دونوں انبیاء کے سپرد تھیں۔ ان میں یکے بعد دیگرے نبی آتے رہے۔

قرآن عزیز نے ان کا میاں جوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایک اور اعزاز کا بھی ذکر فرمایا۔

وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ

ہم نے حضرت ابراہیمؑ ہی کی اولاد میں نبوت اور کتاب کو محصور کر دیا۔

حضرت ابراہیمؑ کے بعد کوئی بنی کسی دوسرے سلسلہ نسب سے نہیں ہوا۔ اس کی کثیر فرماتے ہیں۔

وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ فَكُلُ نَبِیٍّ

بعث بعدہ فہو من ذریتہ وکل کتاب نزل من السماء علی بنی من الانبیاء من بعدہ

فعلی احد نسلہ و عقبہ خلعة من اللہ و

کرامتہ لہ حین تولد بلادہ و اھلہ و اقتداءہ

و ہا جر الی بلد یتمکن فیہا من عبادۃ ربہ

عذ و جل ھ (الہادیہ والہابیہ ۱۴۹ جلد ۱)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جن نبی مبعوث ہوئے اور جو کتاب

اتری وہ حضرت ہی کی اولاد میں نازل ہوئی یہ وہ عزت و

کرامت کا خلعت تھا جو ترک اقرباء اور اہل سے علیحدگی

اور ہجرت کی بناء پر عطا فرمایا گیا۔ اور ہجرت سے حضرت

ایسے مقام میں پہنچ گئے۔ جہاں وہ پورے اطمینان سے

اللہ تعالیٰ کی عبادت کر سکتے تھے۔

ابن کثیر نے یہ صراحت ابی بن کعب ابو العالیہ اور

تادہ وغیرہ سے نقل فرمائی ہے اور دراصل یہ قرآن مجید ہی

کی خواہ ہے۔ فی ذریتہ ظوف کے تقدم سے حصر ظاہر

مسئلہ عیساؑ صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ احمد اللہ
چک کٹ راجپوت

مولانا حافظ احمد اللہ صاحب بحث دہلوی نور اللہ مرقدہ دہلی کے آخری بڑے محدث تھے۔ ہمارے ہاں سال
حدیث پڑھائی۔ آپ کے سینکڑوں تلامذہ اس وقت برصغیر میں مختلف مناصب پر اسلامی خدمات میں
مصرف ہیں۔ آپ کا یہ تحقیقی مقالہ خوش قسمتی سے ہمیں مل گیا ہے۔ دعوت کے لیے زینت بن رہا ہے۔
ادارہ

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت

ماہ ذی الحجہ جہینہ محرم بھی ہے۔ اور جہینہ حج بھی ہے
دو قسم کی ہیں کی بزرگی ہے۔ اس کے دس دن اول بزرگی
والے ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے :-

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام العمل الصالح قیما
احب الی اللہ عزوجل من ہذا الا ایام یعنی العشر
قالوا یا رسول اللہ ذلک الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا
الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسه وماله
ثم لم یرجع من ذلک بشئ (رواہ البخاری)

ابن عباس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا۔ نہیں زیادہ محبوب اللہ عزوجل کے نزدیک کسی
دن میں نیک عمل کرنا۔ ان دنوں سے زیادہ۔ یعنی دس روز
ذی الحجہ کے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا جہاد بھی نہیں اللہ
کی راہ میں۔ آپ نے فرمایا نہ جہاد کرنا اللہ کی راہ میں۔ مگر وہ
شخص مجاہد جو نیکو اپنے جان و مال سے پھر کچھ بھی واپس نہ
ہوا۔ یعنی وہ مجاہد جو خود بھی شہید ہوا۔ گھوڑا وغیرہ بھی ہلاک
ہوا۔ یعنی نیک ہے مجاہد اور دنوں میں جہاد کرنے والا ذی الحجہ
کے دنوں سے بھی بہتر ہے

حاصل یہ کہ ان دس دنوں میں روزہ رکھنا تلاوت قرآن کرنا نفل

نمازات دن میں پڑھنا سبحان اللہ لا الہ الا اللہ پڑھنا صدقائے

کرنا بگوئیں کہ ساتھیوں کے ساتھ سلوک کرنا اور زمانوں کے ہر لمحے سے زیادہ نیکو کرنا

طہرائی کبریا میں سند خیر سے حدیث آئی ہے۔ اس کے لفظ یہ ہیں:-

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام اعظم عند اللہ

ولا احب الی اللہ العمل فیہن من ایام العشر فاكثر و

فیہن من التسبیح والتحمید والتہلیل والتکبیر۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ نہیں بے کوئی عمل کرنا ایام میں

زیادہ فضیلت والا اللہ کے نزدیک اور نہ زیادہ محبوب اللہ کے

نزدیک عشرہ ذی الحجہ سے کثرت سے ان دنوں میں سبحان اللہ

الحمد للہ لا الہ الا اللہ التکبیر کا ذکر کرو۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ

علیہ وسلم قال ما من ایام احب الی اللہ ان یتعدلہ فیما

من عشرہ ذی الحجہ یعدل صیام کل یوم منها بصیام

سنة و یتقام کل لیلۃ منها بقیام لیلۃ القدر دوا

القرمذی وابن ماجہ والبیہقی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں نہیں کوئی روزہ

زیادہ محبوب کہ عبادت کی جائے (اللہ کے لیے) عشرہ ذی الحجہ

سے۔ ہر ایک روزہ عشرہ ذی الحجہ کا ایک سال روزے کے برابر

ہے۔ اور قیام کرنا۔ یعنی نفل پڑھنا ان دنوں میں شب قدر

نا جائز ہے۔ جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہے۔ مردہوں۔ یا عورتیں۔

عن أم سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل العشر وأراد بعضكم أن يضحى فلا يميس من شعوه ولبسه شيئا وفي رواية فلا يأخذن شعرا ولا يقلمن ظفروا وفي رواية من رأى هلال ذي الحجة وأراد أن يضحى فلا يأخذن من شعرة ولا من أظفاره (رواه مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب عشر ذی الحجہ داخل ہوا اور بعض تمہارا قربانی کا ارادہ رکھتا ہو۔ وہ نہ چھیرے اپنے بال اور بدن سے کوئی چیز۔ ایک حدیث میں ہے ہرگز نہ لیوے اپنے بال اور نہ ناخبر تر ستوائے اور ایک حدیث میں ہے۔ جو شخص چاند دیکھے ذی الحجہ کا اور قربانی کا ارادہ رکھتا ہے وہ نہ لیوے اپنے بال اور ناخن۔

جس کو قربانی میسر نہ ہو سکے۔

جس کو قربانی میسر نہیں۔ وہ بھی حجامت نہ کروائے اس کی اس بات سے اللہ پاک اس کو قربانی کا ثواب عاید فرماوے گا۔ بعد قربانی کے حجامت کروائے۔

عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أصرت بيوم الاضحية فجعل الله عيها الهدية الأمامة قال له رجل يا رسول الله أرايت إن لم أجد الأمانة انتهي أنا ضعي بها قال لا ولكن خذ من شعرك وأظفارك وققص شاربك وتحلق عانتك فذلك لك (صحیحک عند اللہ - دروۃ البوداؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قربانی کا دن اس امت کی عید اللہ نے کی ہے کیا ایک آدمی نے اگر قربانی مجھ کو نہ دیے۔ ایک جانور دودھ والا عاریت کلبے۔ اس کو قربانی کر دے۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ اپنے بال اور ناخن لے اور ترشوا اپنے بول کو زیر ناف کے بال لے کر تیری سی پوری قربانی

قربانی کا حکم

قربانی کرنا سنت موکدہ ہے۔ بعض علماء کے نزدیک واجب ہے۔ اگر قربانی نہ کرے گا۔ یا وجود وصت و فراخی کے گنہ گار ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی پر دوام کیا۔ دو جانور قربانی کرتے تھے۔ ایک اپنی طرف سے اور اہل و عیال کی طرف سے اور ایک جانور اپنی امت کی طرف سے جو قیامت تک مومن مرد اور مومنہ عورتیں ہونگے۔ اللہ کی وحدانیت اور رسول اللہ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہونگے اور شرک سے پرہیز کرتے ہونگے۔

حدیث میں ہے :-

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجد سعة لأن يضحى فلم يضح فلا يحضر مصلانا - رواه الحاكم مرفوعا هكذا وصححه موقوفا (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو قربانی کرو۔ اور چاہتے رہو اللہ سے اس خون گرانے پر ثواب اس کا خون اگرچہ زمین پر گر جاتا ہے۔ بے شک وہ خون اللہ کی حفاظت میں واقع ہوتا ہے (طبرانی ترمذی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کرنے کا حکم فرمایا۔ صحیح الخ۔ قرآن شریف میں بھی قربانی کو نصیحت امر فرمایا۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ - نماز پڑھو۔ اپنے رب کی اسے بنی علیہ السلام اور قربانی کرو۔

قربانی کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قربانی کی خوشی نفس سے ثواب کے خیال سے وہ قربانی پروردہ ہو جائے گی اگر جہنم سے (طبرانی کبیر - ترمذی)

قربانی کے دن اللہ کے نزدیک قربانی سے بڑھ کر کسی اور نیکی نفی کا ثواب نہیں۔ باقی صفحہ ۲۸ پر

نشارِ تو آل و مال و جاہم فدائے تو صد ہزار جام

علیم نامی

اسد آباد کی تباہی پر چند آنسو

یہ کن کی لاشیں ترپ ہی ہیں یہ کن کا تازہ لہرواں ہے
یہ کن کا ستم گلی گلی ہے بکا و نالہ مکاں مکاں ہے
یہ ڈھیر بلبے کے ہنتی بستی عمارتوں کے پڑے ہیں کیسے
یہ بچلا بچکا بدن ہے کس کا کہاں ہیں باز وہ سر کہاں ہے
حسین آنکھیں پٹی پٹی ہیں جوان بازو کٹے کٹے ہیں
سوادقہ یہ لہو لہو ہے فضا بہر دھواں دھواں ہے
اُداس معصوم اپنی ماؤں کی گود کو ڈھونڈتے ہیں ہر نو
خروش آنکھوں سے ایک طوفان آنسوؤں کا رواں دواں ہے

یہ باپ کس کا لرزتے ہاتھوں سے اینٹ پتھر کریدتا ہے
ضعیف یہ وہ کھنڈریں جو بھانکتی ہے تباؤ کس کی مال ہے
یہ آفتِ ناگہاں جو کابل سے اسد آباد پر گری ہے
خدا نے واحد کے غازیوں کے شکیبِ مہجرت کا امتحاں ہے
جہادِ راہِ خدا میں آتے ہیں ایسے صبر آزار ماہِ رحل
کہ جن پر مومن تہی کہیگا "رضائے مولا نے کن نکال ہے
اطلی صبر جمیل خواہم تو اں حط کن کہ نا تو انم
نشارِ تو آل و مال و جاہم فدائے تو صد ہزار جام

سیف اللہ خالد اعوان
کاتب

مسائل عید الاضحیٰ

عن عائشةؓ قالت قال رسول الله ﷺ ما عمل ابن آدم من عمل يوم النحر احب الى الله من اهداق الدم لياقي يوم القيامة بقرود فهاو اشعارها واظلا فها وان الدم ليقع من الله بمكان قبل ان يقع بالارض فطيموا بها نفسا رواه الترمذی وابن ماجه۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ ہمیں عمل کرتا ابن آدم کوئی عمل دن قربانی کے کہ زیادہ محبوب ہو اللہ کے نزدیک خون بہانے سے بیشک قربانی آئے گی۔ (حضور الہی میں) قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں کھیلوں کے ساتھ اور بیشک قربانی کا خون اللہ واقع ہوتا ہے۔ اللہ کے نزدیک مرتبہ قبولیت میں زمین پر گرنے سے پہلے خوش ہو جاؤں قربانیوں پر۔

زید بن ارقم صحابی کہتے ہیں۔ صحابہ نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے پوچھا۔ یہ قربانی کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا یہ سنت ہے تمہارے یا ابراہیم علیہ السلام کی۔ لوگوں نے کہا۔ ہمیں اس میں کیا نواب ہے۔ آپ نے فرمایا یہ بال پیشم کے بدلے میں ایک ایک نیکی (مشکوٰۃ بخوالد احمد بن ماجہ) بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے بل حراط کے اوپر یہ قربانیاں ہٹا دے لیے سواریاں ہیں۔

قربانی کا جانور عیب دار نہ ہو۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سینک ٹوٹے ہوئے جانور سے ترندی، حدیث صحیح ہے ربیع بن عاذبہ صحابی فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ چار چیز قربانی میں جائز نہیں۔ اندھا جانور جس کا اندھا ہونا ظاہر ہے۔ جس جانور کی بیماری ظاہر ہے۔ اور جس جانور کھلا ٹکڑا ہے۔ لاغر جانور بے مغز۔ (ترمذی) حدیث صحیح ہے

۔ عقبہ بن سلی کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانی میں اس جانور سے جس کا

صفحہ ۲۵ سے آگے

کان اکھڑا ہوا ہے سوراخ نمک۔ اور جس جانور کا سینک ٹوٹا ہوا ہے جڑ نمک اور وہ جانور جس کی آنکھ جاتی رہی اور وہ جانور جو چل نہیں سکتا۔ لاغری اور کمزوری کے سبب سے۔ اور وہ جانور جو بے مغز ہے دبا ٹوٹا ہوا ہے (احمد ابو داؤد)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ جانور کے آنکھ کان دیکھ لیں۔ نہ قربانی کریں اس جانور کی جس کا کان آگے سے یا پیچھے سے کٹ ہوا ہے۔ یا اس کے کان میں گول سوراخ ہے۔ (ترمذی)۔ حدیث صحیح ہے۔

قربانی کا جانور بہتر ہوتا چاہیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہتر قربانی یمن سے کی ہے (ابو داؤد)

ابو امامہ صحابی کہتے ہیں ہم لوگ قربانی کا جانور پال کے مٹا تازہ کرتے تھے۔ اور تمام مسلمان بھی اسی طرح کرتے تھے۔ سینک والا جانور خوبصورت چت کبرا سفید وغیرہ قربانی میں بہتر جانور ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لا تَذْبَحُوا لَاسْتِئْتِ إِلَّا إِنْ الْيَسْرَ عَلَيْكُمْ فَذَبْحُوا حَذَقَةً مِنْ الْضَنْآنِ۔ رواه مسلم وغیرہ۔ نہ ذبح کرو مگر مسنہ اور اگر

دشوار ہو تم پر تو ذبح کرو۔ یعنی ایک سال کا مسنہ کہ بعض میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں دو برس کا مگر ادبے بھرا دل دانت ہونا چاہیے۔ اگر دو سال کا بکرا ہے بہت بہتر ہے۔ مومنہ بھیر میں ڈھا دو سال یا ایک سال کا ہونا چاہیے۔ اس سے کم کا ہونا ذبح کے وقت وہ بھی جائز ہے۔ جو بیکری دانستی نہ ہوئی نہیں اس کی قربانی درست نہیں۔

قربانی کرنے کا بیان

دسویں تاریخ ذی الحجہ کو جب ایک نیزہ آفتاب طلوع ہو۔ اس وقت نماز عید پڑھنا مسنون ہے۔ یعنی اشراق کے

محبت الہی میں رضا و الہی کہے لیے قربانی کرے۔ مال حرام سے قربانی نہیں ہوگی۔ ریا کاری دکھانے ٹٹانے کی قربانی نہیں۔ قربانی کے گوشت سے اور اس کے چرے سے اُجرت قصاب دنیا درست نہیں۔ قربانی کی کھال کو فروخت کرنا درست نہیں۔ قربانی کا چرہ صدقہ کر دیا جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چرہ اور جمل صدقہ کر دیا تھا۔ (بخاری مسلم)
چرہ اپنے استعمال میں لائے۔ مصلیٰ نبالیوے۔
یاد دل وغیرہ یہ بھی درست ہے۔ حدیث میں اس کی اجازت آئی ہے۔

ایک قربانی کے جانور میں کتنے شریک

گائے کی قربانی میں سات شریک ہو سکتے ہیں۔ اونٹ میں دس آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ (ترمذی) بکری میں گھر بھر شریک ہو سکتا ہے۔
عن عطاء بن یمار قال سألت ابا ایوب الانصاری خیف کانت الضحایا فیکم علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان الرجل فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضعی بالنشاء عنہ و عن اهل بیتہ۔ فیا کلون ویطعمون حتی تنباہی الناس فصار کما تری۔ رواہ ابن ماجہ والترمذی وصحیحہ۔
عطاء کہتے ہیں۔ میں نے سوال کیا۔ ابوالیوب انصاری سے کس طرح قربانی تم لوگوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی کہا۔ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک بکری اپنی طرف سے اور گھر والوں کی طرف سے کتے اور کھانے کھلاتے تھے یہاں تک کہ اب لوگ فخر کرنے لگے۔ جس کو تم دیکھتے ہو۔ زیادہ قربانی کوئی کر لے۔ خالص نیت سے رہنا اہل بیت میں بہتر ہے۔ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اونٹ قربانی کی۔ اور ایک گائے اپنی بیویوں کی طرف سے قربانی کی تھی (صحیح مسلم)
باقی صفحہ ۳۸ پر

وقت مکان سے تمکین کہتا ہوا بلند آواز سے عید گاہ میں جائیں۔ برابر تکبیر کہتے ہوئے دوسرے راستہ سے گھر واپس آئیں۔ عورتوں کو عید گاہ لے جانا سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اور آپ کے زمانہ کی مومنہ عورتیں صحابیات عید گاہ میں نماز عید کے لیے جاتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو عید گاہ میں لے جانے کا حکم فرمایا۔ احادیث صحیحہ اس پر موجود ہیں۔ نماز عید کے بعد قربانی عید گاہ میں کرتا سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے۔ دو جانور۔ مینڈھا۔ دنبہ۔ بکرا۔ بکری۔ آپ کے سامنے لایا جاتا۔ آپ قربانی کرتے۔ نماز عید کے قبل کچھ نہیں کھاتے تھے۔ قربانی کر کے قربانی کا گوشت کھاتے تھے۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یدبح و ینحی بالمصلی (روایا البخاری) نبی صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا جانور ذبح کرتے تھے اور نحر کرتے تھے عید گاہ میں نحر کرتے ہیں قربانی کرنے کو۔
قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹا کر اس دُعا کو پڑھنا چاہیے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے اور یہ دعا پڑھتے۔
الوداود وغیرہ میں ہے۔

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلدِّينِ فَطَرِ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا
أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۚ إِنَّ صَلَاتِي وَشُسُكِي
وَنَحْيَايَ وَمَمْلَايَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ
لَهُ ۚ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝
اللَّهُمَّ مَنَّاكَ وَلَكَ ۚ بِحَسْبِ عِلْمِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
کہہ کر ذبح کرے۔ پھر اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي فَلَان ۝

اے اللہ قبول کر فلاں کی جانب سے فلاں سے زبان سے کہے۔ مخصوص نیت کے ساتھ۔

قربانی کرتے وقت اللہ کی طرف دل کو جمع کر لے۔

درس مشران

وَمَا لَكُمْ لَا تَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ
مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا
أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ
لَنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا
الَّذِينَ آمَنُوا يَتَأَتَوْنَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
يَتَأَتَوْنَ فِي سَبِيلِ الظَّالِمِينَ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ
الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ۝

اور تم کو کیا ہے کہ نہ اللہ کی راہ میں اور ضابطہ اُن کے جو مخلوق ہیں مرو
اور عورتیں اور بچے جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! نکال ہم کو اس سب سے
کہا تم میں لوگ اس کے اور پیدا کر ہمارے ضابطہ اپنے پاس سے کوئی حمایتی اور پیدا
کر ہمارے ضابطہ اپنے پاس سے مددگار، وہ جو ایمان والے ہیں سولہ تیرے ہیں اللہ
کی راہ میں اور وہ جو کفر میں سولہ تیرے ہیں شیطان کی راہ، سولہ تم شیطان کے
معاونین سے بیشک غریب شیطان کا شست ہے۔



(۱) روزنامہ جنگ "راولپنڈی" ۲۲ اپریل ۱۹۹۱ء

کنٹرول حکومت کے سرکٹ میزائلوں سے حملہ (۳۰) آفول ہلا

کابل انتظامیہ کے چار میزائل اسد آباد کے مین بازار میں گئے اور تین بیتی مجاہدی، باجوڑ اور پشاور کے ہسپتال سینگڑوں زخمیوں سے بھر گئے۔ ایک سولاشین نکال لی گئیں۔ آزاد صوبے میں تین دن تک سوگ منانے کا اعلان۔

پشاور (نمائندہ جنگ)

آزاد افغان صوبہ کنٹرول کا دارالحکومت اسد آباد کابل حکومت کے سرکٹ میزائلوں کے حملے سے کھنڈرات میں بدل گیا ہے۔ جہاں سینگڑوں افراد ہلاک و زخمی ہوئے۔ جن میں اب تک ایک سو کے لگ بھگ لاشیں اور ایک سو زیادہ بے سے نکالے جا چکے ہیں۔ افغان اسلامک نیوز ایجنسی کے مطابق ۲۰ لاشیں اور ایک سو زخمی بے سے نکالے جا چکے ہیں۔ زخمیوں کو باجوڑ اور پشاور کے ہسپتالوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ ایجنسی کے مطابق کنٹرول کی آزادی اور مقامی حکومت امارت اسلامی کے قیام کے بعد کنٹرول پر کابل حکومت کا سرکٹ میزائلوں سے یہ پہلا حملہ ہے۔ کنٹرول کی حکومت امارت اسلامی کے ایک اعلیٰ افسر حیات اللہ خان نے باجوڑ سے جنگ کو شہی فزون پر بتایا کہ حملے کی اطلاع ملنے ہی پشاور اور باجوڑ سے تقریباً دو سو چھوٹی بڑی گاڑیوں میں افغان مہاجرین امدادی کاموں اور زخمیوں کو نکالنے

کے لئے صوبائی دارالحکومت چغسارے پہنچ گئے۔ دعوت سر جیکل ہسپتال میں لائے جانے والے زخمیوں کے مطابق تقریباً چار کلومیٹر مربع علاقے میں واقع عمارتیں، مکانات اور دکانوں میں سے بیشتر تباہ ہو گئیں۔ جبکہ سرکٹ میزائل گرنے کے بعد اسد آباد بازار میں واقع اسلحہ کی دکانوں میں موجود اسلحہ کافی دیر تک دھاکوں سے پھٹکارا گیا۔ افغان اسلامک نیوز ایجنسی نے اپنے پریس ریلیز میں واضح طور پر یہ کہا ہے کہ کابل حکومت کے تین سرکٹ میزائل اسد آباد بازار پر گرے ہیں۔ جس کے نتیجے میں بازار مکمل تباہ اور آس پاس کی کچی عمارتیں دھاکے کی شدت سے منہدم ہو گئیں۔ امارت اسلامی کے اعلیٰ افسر حیات اللہ خان کا کہنا ہے کہ کنٹرول روسی تسلط ختم کرنے کے بعد کابل حکومت نے اقوام متحدہ کے ساتھ اسے امن زون قائم کرنے کا اعلان کیا تھا۔ ان سے وعدہ کیا تھا کہ امن زون میں آگے آیا دھرنے والے مہاجرین پر حملے نہیں کئے جائیں گے۔ اب بے گناہ مکمل آبادی پر سرکٹ میزائلوں سے حملہ کر کے اقوام متحدہ کے چارٹر کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ انہوں نے اقوام متحدہ سمیت عالمی اداروں سے اپیل کی کہ وہ کنٹرول کے دارالحکومت اسد آباد پر کابل حکومت کے سرکٹ میزائلوں کے حملے کا نوٹس لے۔ ادھر امارت اسلامی کے قائم مقام امیر نے اس بڑے مسئلے پر تین دن تک سوگ منانے کا اعلان کیا ہے۔

بیلٹنگ میزائلوں کا پہلا تجربہ کر کے آزاد افغان صوبے
کرنے کے دارا حکومت اسد آباد میں قیامت صغریٰ پرپاکر
دی پشاور سے صحافیوں کا ایک وفد جب ۸ مئی گھنٹے بعد
اسد آباد پہنچا۔ تو یہاں بازار کے میں چوک میں سینکڑوں
جلی ہوئی دکانوں سے دھواں اٹھتا دکھائی دے رہا تھا
جبکہ فضا میں جلے ہوئے انسانی گوشت اور ہڈیوں کی بو
پھیلی ہوئی تھی اور کئی مقامات پر جلنے والے افراد کی لاشیں
پڑی تھیں۔ یعنی شاہدوں کے مطابق فضا میں طیاروں کی طرح
میزائل آئے اور میں چوک میں دعوت نامی ہوٹل کی تین
منزلہ عمارت سے ٹکڑا کر زیر دست دھماکے سے پھٹ
گئے۔ اس عمارت سمیت آس پاس کی عمارتوں کے طے سے
جان بحق ہونے والے افراد کی لاشیں نکالی جا رہی ہیں
سینے خیال تھا کہ کابل حکومت نے اس کے میزائل استعمال
کئے ہیں۔ لیکن عسکری ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ اس کے میزائل
نہیں تھے۔ بلکہ حال میں کابل حکومت کو روس سے ملنے
والے جدید بیلٹنگ تھے۔ دھماکے سے ۸ سو مربع
میٹر علاقے پر واقع چوک کے چاروں طرف واقع تمام دکانیں
تباہ ہو گئیں۔ بلکہ چوک کے وسط میں امارت اسلامی ٹریفک
پولیس کے لیے قائم چوکی بھی مہدم اور اس میں کمانڈر
عارف سمیت ۳ پولیس اہل کار بھی جان بحق ہو گئے۔

۴۔ روزنامہ مشرق پشاور ۲۳ اپریل ۱۹۹۱ء

شہری آبادی پر حملہ اقوام متحدہ کے چارٹر کی خلاف ورزی
کابل انتظامیہ خود پر مجاہدین کے قبضے سے
بوکھلائی ہے امارت اسلامی کے حکام کی پرس کا نفرین

پشاور (سٹاف رپورٹر)

افغان کے آزاد صوبہ کنر امارت اسلامی کے وزارت داخلہ
امور کے انچارج حاجی محمد ودوزی اور سکریٹری کے انچارج
استاد شہید اللہ نے کنر کے صدر مقام میں شہری آبادی پر بیلٹنگ
میزائلوں کے حملے کو کابل انتظامیہ کا وحشیانہ اور بزدلانہ فعل
قرار دیتے ہوئے کہا کہ افغان کھلی حکومت خودست میں مجاہدین

(۲) روزنامہ "مشرق" پشاور ۲۳ اپریل ۱۹۹۱ء

مجاہدین نے صوبہ کنر ڈھائی سال قبل آزاد کویا تھا
انتخابات کے نتیجے میں مولوی جمیل الرحمن
کی سربراہی میں حکومت قائم ہے۔
پشاور (سٹاف رپورٹر)

صوبہ کنر ڈھائی سال قبل آزاد ہوا تھا اور جہاں
انتخابات میں تمام افغان تنظیموں نے حصہ لیا تھا جس میں
جماعت (الدعوت) کے امیر مولوی جمیل الرحمن کی سربراہی
میں امارت اسلامی قائم ہوئی۔ کنر کی آزادی کے بعد
وہاں پر اسلامی شرعی قوانین اور ایک صاف ستھرا اسلامی
معاشرہ قائم ہے اس صوبے کی آزاد سی کے بعد کابل حکومت
کی طرف سے یہ پہلا سکڈ میزائل کا حملہ تھا۔ معلوم ہوا ہے
کہ بعض افغان راہنماؤں نے کہا ہے کہ صوبہ کنر پر کھینچتی
حکومت کا سکڈ میزائل کا حملہ خودست کی فتح کا بدلہ لینا
تھا۔ کیونکہ خودست کے کابل حکومت سے چلے جانے کے
بعد کھینچتی حکومت کی پوزیشن بہت کمزور ہو چکی ہے۔ ایک
شدید زخمی سلطان ملک نے نمائندہ مشرق کو بتایا کہ دھماکے
سے قبل بازار میں بہت زیادہ رش تھا۔ کیونکہ بازار کا چوک
بہت تنگ ہے لیکن گرد و نواح کے زیادہ تر لوگ ۵ بجے
شام کو اس چوک میں اکٹریٹھتے تھے۔ اور آپس میں باتیں
کیا کرتے تھے۔ اس دوران اچانک بازار پر سکڈ میزائل
فائر کئے گئے۔ جس کے نتیجے میں پورا بازار بجے کا ڈھیر
بن گیا۔

۳۔ روزنامہ جنگ کراچی ۲۳ اپریل ۱۹۹۱ء

کنر پر پھینکے جانے والے اس کے ڈھیں بیلٹنگ میزائل تھے

میزائل حال ہی میں روس نے کابل حکومت کو فراہم
کئے تھے جس کا یہ پہلا تجربہ کنر میں کیا گیا
کنر (سلطان صدیقی) نمائندہ خصوصی
کابل حکومت نے روس سے ملنے والے جدید ترین

کی کامیابی اور کامیابی پر منظم حملے کے پروگرام سے پورے
گئی ہے۔ جس کے بعد انتظامی کارروائی کے طور پر یہاں
میزائلوں سے حملہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجاہدین
اس طرح کے حملوں سے کبھی خوفزدہ نہیں ہوئے۔
اور ہر حملے کا بھرپور انداز میں جواب دینے کی صلاحیت
رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ شہید ہونے
والوں کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ اور اس کا بدلہ
جزوہ لیا جائے گا۔ پٹن کاغز نش سے خطاب کرتے ہوئے
انہوں نے کہا کہ اسلامیت اسلامی نے کچھ عرصہ قبل فیصلہ
کیا تھا۔ کہ وہ عید کے فوراً بعد مجاہدین کے ہمراہ نگرہانخان
میں کامیاب انتقام سے جہاں دگرہ کے اور کامیاب پرستہر کہ
حملے میں حصہ لیں گے اس مقصد کے لیے گزشتہ روز
مجاہدین تشریف لائے تھے ہونا شروع ہو گئے۔ جس کے بعد کامیاب
حکومت نے ان کے پروگرام میں رکاوٹ ڈالنے اور اپنی
طاقت کا مظاہرہ کرنے کے لئے یہاں میزائلوں سے
حملہ کیا ہے۔ انہوں نے اس بات کی وضاحت کی کہ ۲۰
اپریل کو ہونے والے دھماکہ میں اسلحہ کی جو دکانیں تباہ
ہوئی ہیں۔ وہ عام سنہری تاجروں کی دکانیں تھیں۔
جبکہ اسلحہ کے ڈپو اپنی جگہ محفوظ ہیں۔ انہوں نے بتایا
کہ اس ساتھ میں مجموعی طور پر ۳۱۵ ملین روپے کا نقصان
ہوا ہے۔ جبکہ ۱۳۰ دکانیں چار اسلحہ کی دکانیں۔ تین دواخانے
چار ہسپتال، تین تیل کے ڈپو۔ دو دستری خانے ایک
بیمیں خانہ کی عمارت اور پولیٹری فارم مکمل طور پر تباہ ہو
گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس ساتھ میں تین سو سے
زائد افراد جنہیں تقریباً سو کے لگ بھگ مسافر شہر میں
ہیں ہلاک ہوئے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں
نے بتایا کہ اسد آباد پر دانے جانے والے میزائل اسلحہ
نہیں۔ بلکہ جدید ترین میزائل تھے۔ انہوں نے کہا کہ کامیاب
حکومت نے آزاد علاقوں اور شہری آبادی پر حملہ کر کے اقوام
مستقرہ کے چارہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس لئے وہ مقتضی
قوام متحدہ کہ تحریری درخواست دیں گے تاکہ کامیاب انتظامیہ

کے خلاف کارروائی کی جائے اور آئندہ اس کی روک تھام،
کی جائے۔ انہوں نے تمام مسلم ممالک کے علاوہ انسانی مہدی
کے نام پر تمام ممالک سے اپیل کی کہ وہ متاثرین کی امداد کریں
(۵) رزنامہ ”جھل“ پشاور ۲۲ اپریل ۱۹۹۱ء
افغانستان کے آزاد صوبہ کنڑ میں مجاہدین نے پست کی کھڑی فصل
تباہ کر دی۔
مجاہدین کی انتظامیہ نے خلیل خان زمیندار کو عدالت
میں پیش ہونے کا نوٹس جاری کر دیا۔
لندن (اثر الفغان)
صوبہ کنڑ میں افغانستان مجاہدین کی انتظامیہ امارت اساتہ
نے پست کی کھڑی فصل تباہ کرنے کا آپریشن شروع کر دیا ہے۔
ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق چھ ہفتے پیشتر
صوبہ کنڑ میں مجاہدین کی مقامی انتظامیہ کو امارت اسلامی
کہلاتی ہے پست کی فصل تلف کرنا حکم دیا تھا جس پر پیشتر کاشت
کاروں نے رضا کارانہ طور پر عید کے فوراً بعد مجاہدین کی انتظامیہ نے اس
والی خاص کنڑ کے علاقہ میں خلیل خان نامی زمیندار کی اسٹی
جرب (چالیس ایکڑ) زمین پر پست کی فصل کھڑی پانی
جیسے امارت کے دستوں نے کاٹ ڈالنے کے بعد جلا ڈالا
خلیل خان پر مقدمہ قائم کر دیا گیا ہے۔ اور اسے صوبائی
دارالحکومت اسد آباد کی عدالت عالیہ میں حاضر ہونے کا
نوٹس جاری کر دیا گیا ہے۔ درس اثنا امارت اسلامی
کے دستے صوبے کی دیگر بہارٹی وادیوں میں پست کی فصل
کو تلف کرنے کے لیے روانہ ہو چکے ہیں۔
(۶) رزنامہ ”جھل“ ولایتی ۲۲ اپریل ۱۹۹۱ء
افغان میزائلوں میں میسوشی طاری کرنے والا مادہ بیٹومل تھا
میزائلوں کے پھٹنے ہی زوردار ہوا جلی اور لوگ اعصابی
کمزوری کا شکار ہو کر جس سے ہو گئے کھانڈر عبدالروف
پشاور (خاندانہ جنگ)
کابل حکومت کی طرف سے آزاد صوبہ کنڑ کے باشندوں

پشاور: زمانہ جنگ

آزاد افغان مہمہ کنٹرل کے دارالحکومت اسد آباد کی مرکزی جامع مسجد میں بدھ کے روز سانحہ اسد آباد کے شہداء کی مغفرت کے لیے اجتماعی قرآن خوانی اور فاتحہ خوانی ہوئی۔ کنٹرل کی انتظامیہ امارت اسلامی کے ترجمان حیات اللہ خان کے مطابق اس موقع پر امارت اسلامی کے داخلہ امور کے انچارج حاجی محمد روزی خان اور سیکرٹریٹ کے انچارج ہنہید اللہ موجود رہے۔ جہاں مختلف پارٹیوں سے تعلق رکھنے والے افغان مجاہدین نے فاتحہ پڑھی۔ پشاور میں فاتحہ خوانی کی تقریب ہفتے کے روز ہوئی۔ ادھر کابل حکومت کے چلائے گئے جدید ترین میزائلوں سے مہتمم ہونے والی عمارتوں کا طبعی نشانے کا کام بدھ کے روز بھی جاری رہا تاہم بدھ کو کوئی لاش ملے سے نہیں نکلی۔ امارت اسلامیہ صوبہ کنٹرل افغانستان کے پشاور میں سرکاری نمائندے مولوی گلایہ جان کے مطابق شہداء اور زخمیوں کی مکمل تفصیلات جمع کرنے کے لیے کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں۔ تاکہ امارت کی طرف سے متاثرین کے ساتھ مالی امداد کی جائے۔ ”جنگ“ سے باہر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ امارت اسلامی کے سربراہ نے جو آج کل سعودی عرب کے دورے پر ہیں۔ اس سانحہ پر کابل حکومت کی شدید مذمت کی ہے اور اس سانحہ سے متعلق تمام تفصیلات مانگی ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے زخمیوں کے ساتھ بطور خاص فوری امداد کی ہدایت بھی کی ہے۔

(۱۰) روزنامہ جنگ، اولینڈی ۲۸ اپریل ۱۹۹۱ء

اسد آباد پر گرنے والے میزائل دوسری عالمی جنگ نے

چلائے تھے

پشاور۔ (زمانہ جنگ)

باہر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کابل حکومت نے ۲۰

کے خلاف استعمال کئے گئے میزائلوں میں آگ لگانے اور تباہی پھیلانے والے مادے کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ کمزور کرنے اور بے ہوشی لانے والا مادہ بھی شامل تھا۔ اس بات کا انکشاف کنٹرل میں امارت اسلامی کے عوامی کمانڈر ملا عبدالرؤف نے جنگ سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ وہ منگل کی دوپہر اسد آباد سے لپٹا درستیے انہوں نے بتایا کہ یہ گائیڈڈ دستم کے جدید ترین میزائل تھے جن پر اسد آباد کے اطراف میں واقع پہاڑی چوٹیوں پر قائم آئی ایئر کرافٹ گنوں کے مورچوں میں موجود مجاہدین نے طیارے سمجھتے ہوئے ان پر فائرنگ کی۔ انہوں نے ان مورچوں کے مجاہدین کے حوالے سے بتایا کہ بازار پہنچ کر ان کا رخ زمین کی طرف مڑا اور عمارت سے ٹکرا کر زوردار دھماکوں سے بھٹ پڑے۔ ملا رؤف کا کہنا ہے کہ ان میزائلوں کے بھٹنے ہی زوردار ہوا اڑان میں پھیل گئی۔ اور آس پاس کی عمارتوں اور دکانوں میں موجود لوگ اعصابی کمزوری کا شکار ہو گئے۔ جس کی وجہ سے وہ آگ لگنے کے بعد اپنی اپنی دکانوں سے بھاگ بھی نہ سکے۔ اور یوں جل کر لاکھ مو گئے۔ انہوں نے بتایا کہ ان میزائلوں میں آگ لگانے اور بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والا مادہ بھی بھاری مقدار میں موجود تھا۔ ادھر عسکری امور کے ماہرین نے جنگ کو بتایا ہے کہ اسد آباد پر چلائے جانے والے میزائل جدید ترین ہیلکوپٹر میزائل تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ روس نے حال ہی میں کابل حکومت کو جدید ترین اسلحہ فراہم کیا ہے جس میں خیال ہے کہ سکہ سی سکہ ڈی اور ہیلکوپٹر میزائل شامل ہیں۔ جس کا یہ پہلا تجربہ کیا گیا ہے۔

(۱۱) روزنامہ ”جنگ“ اولینڈی ۲۵ اپریل ۱۹۹۱ء

ساتھ اسد آباد کے شہداء کیلئے قرآن خوانی شہید ہونے والوں کے بارے میں تفصیلات جمع کرنے کے لئے کمیٹیوں کا قیام

منت زون الاعتصام

افغانستان کا صوبہ کونڑ چند سال سے کابل کی کمیونسٹ حکومت سے آزاد کروایا جا چکا ہے۔ اور اس صوبے کی امارت مولانا شیخ جمیل الرحمان حفظہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اسد آباد اس صوبہ کا دارالحکومت ہے اور یہاں قرآن و سنت پر مبنی نظام حکومت قائم کیا جا چکا ہے۔ شیخ صاحب موصوف کی قیادت میں جو جہاد کیا جا رہا ہے۔ اُس کی بے شمار کامرانیوں میں اہم کامیابی صوبہ کنڑ میں امارت اسلامی کا قیام ہے۔ جہاں سے کابل حکومت بزدل افواج دم و باکرہاٹ گئی تھیں۔ مجاہدین کی یہ فتح مستقبل کی بہت سی فتوحات کا پیش خیمہ ہے۔ جن کو روکنے کے لیے کابل انتظامیہ نے ۲۰ اپریل کی شام کو اسد آباد پر تین سکڑ میزائل گرائے۔ جن میں سے دو اسد آباد شہر کی آبادی پر گرے اور تیسرا اس کے مصافحات میں گرنا۔ ان میزائلوں کے گرے ہی پوری آبادی میں تین فیصد زلزلے سے کاٹ اٹھی بے شمار عمارتیں روٹی کے گالوں کی طرح اڑ گئیں۔ اور ہر طرف آگ کے شعلے بھڑک اُٹھے۔ اس تباہ کن حملے کے نتیجے میں کم و بیش پانچ سو جاںیں تلف ہوئیں اور اس سے کہیں زیادہ لوگ زخمی ہوئے۔ اگرچہ مقامی حکومت اور عوام میں بھیجی کی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ مگر ضروری بھاگ دوڑ فوراً شروع کر دی گئی۔ بے شمار لاشیں جگے سے نکال کر دفن کر دی گئیں۔ اور زخمیوں کو قریبی ہسپتالوں میں مرہم پہنچ کر بعد پشاور کے ہسپتالوں میں منتقل کر دیا گیا۔ جہاں ان میں سے اکثر موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ

افغانستان میں مجاہدین کے ہاتھوں روس کی شکست

اوسپائی کے بعد کابل انتظامیہ تنہا رہ گئی ہے اور اب وہ مجاہدین کی مسلسل تیار کا مقابلہ نہ کر سکے۔ البتہ

اپریل کو اسد آباد پر شمالی افغانستان کے اہم شہر مزار شریف کے لائننگ پیہ سے سیلاٹک میزائل بھیجے تھے۔ دارالحکومت کابل کے باختر ڈرائنگ نے سفیہ کے روز پشاور میں نمائندہ جنگ سلطان صدیق کو تیار کیا کہ میزائل روسی ماہرین نے خود چلائے اور اس میں روانہ کی اسلحہ سے بھٹ کر بھی مواد شامل تھا۔ جس کی وجہ سے وسیع پیمانے پر جانی و مالی نقصان ہوا۔ یا درہے کہ میزائلوں کے اس حملے میں اسد آباد بازار میں سینکڑوں باشندے شہید اسلحہ سے زیادہ زخمی اور سینکڑوں دکانیں و عمارتیں تباہ ہو گئیں۔

۹۔ روتر نامہ جنگ راولپنڈی ۲۹ اپریل ۹۱ء

کابل انتظامیہ کو شہری آبادی پر حملوں سے باز رکھا جائے امارت اسلامی کا اقوام متحدہ کے تمام احتجاجی مراسلہ پشاور۔ (نمائندہ جنگ) اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل سرگھو نیار کے نام کٹر صوبے کی انتظامیہ امارت اسلامی کے سربراہ مولوی جمیل الرحمن کی طرف سے ایک احتجاجی مراسلہ اتوار کے روز مولوی صاحب کے معاون خصوصی مولوی گلچان نے اقوام متحدہ کے نمائندے کو اسلام آباد میں حوالے کر دیا تین صفحات پر مشتمل طویل مراسلے میں کٹر کی آزادی انتخابات کے نتیجے میں امارت اسلامی کے قیام تجارت زراعت نیز انتظامیہ کی طرف سے صوبے میں امن و امان کے قیام وغیرہ کا جائزہ لیا گیا ہے۔ شہری آبادی پر روس کے تعاون و امداد سے قائم کٹر تیلی کابل حکومت کے سکڑ سیلاٹک میزائلوں کے حملے کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ کہ یہ اقوام متحدہ کے چارٹر کی مراسخات و ورزی ہے تین صفحات کے خط کے ساتھ ایک صفحے میں میزائلوں کے حملے سے ہونے والے مجموعی جانی و مالی نقصانات کی تفصیل منسلک دی گئی ہے۔

اسد آباد کی مرکز سی حکومت نے اپنے عوام کو قزاقی آیات یاد دلاتے ہوئے تغلبین کی بے کراں کوجان و مال کھیت باغات اور دیگر نقصانات سے آزمایا جائے گا۔ اس لئے انہیں صبر و استقامت سے اس صدمے کو برداشت کرنا چاہیے۔ اور اپنی منزل کی طرف اسی جذبے سے کمرزن رہنا چاہیے۔ جس نے کابل کی کافر حکومت پران کا خوف طاری کر رکھا ہے۔ اور وہ ایسے بزدلانہ ہتھکنڈوں پر اتر آئی ہے۔

ہم اس حادثے میں جال سبق ہونے والوں کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور ان کے لواحقین اور حکومت اسد آباد کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ نیز حکومت پاکستان سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ خود بھی اس نقصان کی حتی الامکان تلافی کی کوشش کرے اور بین الاقوامی امدادی اداروں کو بھی ان کی فوری امداد کی طرف توجہ دلانے جو وقت کا تقاضا اور صوبہ کسر کی حکومت کی شدید ضرورت ہے۔

ج۔ مجاہدین کے حوصلے بلند ہیں۔ وہ شہادتوں کے عادی ہیں۔ گزشتہ تیرہ سال سے مسلسل جہاد میں مصروف ہیں۔ اسی صوبہ کسر میں ۲۰ اپریل ۱۹۷۸ء کو اسد آباد کے قریب کمال گاؤں کے گیارہ سواڑ کو تہ کڑ کی حکومت نے ایک ساتھ اجتماعی طور پر زندہ درگور کیا تھا۔ اس واقعے سے بھی یہاں کے باشندوں کے حوصلے بڑھے تھے۔ اور انہوں نے اپنی مسلح جدوجہد مزید تیز کر دی تھی۔ اسی طرح اب بھی اس واقعے سے مجاہدین کے عزم اور حوصلوں میں کمی نہیں آئے گی۔ موصے: پچھلے مہینے امارت اسلامی سے تعلق رکھنے والے مختلف اداروں کے تمام دفاتر پشاور اور پاکستان کے دیگر علاقوں سے کسر منتقل کر دیئے گئے تھے۔ اب اس سانحے کے بعد بھی یہ دفاتر دیاں رہیں گے۔ یا پھر اسد آباد سے کبیر اور منتقل ہوں گے؟

ج۔ جو دفاتر اسد آباد منتقل کر دیئے گئے ہیں وہ بدستور دیاں ہیں گے۔ البتہ پشاور میں نمائندگی دفاتر حسب حال کام کریں گے۔ فنکٹر ہفت روزہ ”کبیر“ کراچی رپورٹ سلطان صدیقی

وہ انہیں مختلف مواقع پر تشدد اور خوف زدہ کرنے کے لئے ایسے ہتھکنڈے استعمال کرنا چاہتی ہے۔ جن سے مجاہدین کی بغاوت رک جائے یا وہ اس کے ساتھ کوئی باہمی معاہدہ کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ مگر اس خدا نخواستہ حکومت کو شاید اب تک اندازہ نہیں ہو سکا کہ اللہ کے نام پر لڑنے والے اپنی جان و مال کی پروا نہیں کیا کرتے کیونکہ ان کے سامنے صرف ایک ہی مقصد ہوتا ہے۔ اور وہ ہے شہادت فی سبیل اللہ یا اللہ کے تالون کے نفاذ کے لیے بلا دستہ حاصل کرنا۔ سکٹیز انکوں کے ان حملوں میں اسد آباد کی سرکاری رپورٹ کے مطابق اکثر عاؤں، کھکاڑھیرن گئی ہیں۔ جن میں حکومتی دفاتر، رہائشی مکانات، ہسپتال، کاروباری مراکز، بازار اور دکانیں، دکانچین، خیراتی اداروں کے مراکز، اسکول، خانے، جانوروں کے بارے، تعلیمی ادارے اور نہ جانے کیا کیا شامل ہے۔

روسی سکٹیز نازل سفر ۹ سے آگے

سورج: اس واقعے پر مجاہدین کا رد عمل کیا ہے؟
ج: مجاہدین اس واقعے کا انتقام لیں گے اور کابل و جلال آباد پر پھر پتلی حکومت کے خلاف شدید حملے کریں گے۔ مجاہدین مسخ شدہ جلی ہوئی لاشیں کھول نہیں سکتے وہ ضرور اس کا بدلہ لیں گے۔ امارت کے رہنما اس سلسلے میں پہلے ہی اعلان کر چکے ہیں۔ انشا اللہ علیدی امارت اسلامی کی ملٹری کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوگا اور اس میں انتقامی کارروائیوں کے حوالے سے جوابی حملوں کے پروگراموں کو آخری شکل دی جائے گی۔ دوسرے افغان رہنماؤں نے بھی کھل کر اعلان کیا ہے کہ ہم اس کا انتقام لیں گے۔

سورج: کیا اتنے بڑے سانحے کے بعد مجاہدین کے حوصلے اتنے بلند ہوں گے کہ فوری طور پر بڑے حملے کر سکیں؟

سانحہ اسلام آباد پر

تعزیتی پیغامات

سانحہ اسلام آباد پر امارت اسلامی کے ساتھ تعزیت کرنے والوں کے نام حسب ذیل ہیں :-

(۱) متحدہ جمعیت اہلحدیث پاکستان کے جنرل میجر ٹری پر وفسیر صاحب میر صاحب - لاہور

(۲) سابق صوبائی وزیر اعلیٰ اور رکن سرحد اسماعیلی جناب یحییٰ جیل (ریٹائرڈ) فضل حق - وشاہ غازی مسلم دوست پشاور

(۳) امیر اسلامی اتحاد افغانستان جناب قاضی محمد امین (دوقابہ)

(۴) فضیل - الشیخ احمد شاہ جیل میجر ٹری ڈاکٹر علاء غوث السلفیہ - مع رفقاء متحدہ جمعیت - لاہور

(۵) متحدہ جمعیت اہلحدیث پاکستان کے چیف آرگنائزر فضیلہ - الشیخ مہاں فضل حق صاحب - (لاہور)

(۶) علی اسلامی محاذ تنظیم کے کارکن جناب جزیل رحمت اللہ (ضانی)

(۷) جناب مولوی محمد طیب صاحب مع علماء مدرسہ (امیر اشاعت التوحید والسنۃ)

(۸) مولوی غلام محمد ”غریب“ کی سربراہی میں اہل مجاہدین (قندھار)

(۹) جماعۃ اللہ فیضان اللہ - تائندے جماعۃ الدعوة الی القرآن والسنۃ مدینۃ منورہ

(۱۰) جنوب عرب ان کے کمانڈروں کی ایک جماعت نے

امارت اسلامی آزاد خطہ کنڑما کے سیکرٹریٹ سے جاری شدہ ایک اعلان میں ان اداروں، شخصیات اور علماء کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔ جنہوں نے سانحہ اسلام آباد پر امارت اسلامی کے امیر شیخ جمیل الرحمان سے دلی، ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

چونکہ اسلام آباد میں ہنگامی حالات کے پیش نظر فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا ممکن نہیں۔ لہذا ذرائع ابلاغ کی وساطت سے ہم اپنے ان ہی خواہوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

اس موقع پر ہمارے ساتھ جن اسلامی اخوت اور ہمہردی کا اظہار کیا گیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ دنیا کے مسلمانوں اور پاکستان کے انصار بھائیوں کی محبت اور شفقت سے حوصلہ پاکر دنیا کی سب بڑی الحادی قوت کے خلاف مصروف جہاد ہیں۔ اس جانکا سانحہ کے موقع پر مسلمانوں کی رفق و ہمہردی سے مجاہدین کے حوصلوں کو تقویت ملی ہے۔

ہم دنیا کے مسلمانوں کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ آپ کے اظہار ہمہردی سے اور جہاد فی سبیل اللہ کی ترقی بنیادوں پر کامل ایمان و یقین رکھنے سے کنڑما کے عوام جملہ مصائب پر قابو پالیں گے۔ اور بہت جلد مجاہدین کے بڑھتے ہوئے قدم کا بل شہر پر دستک دے کر تحریک کو دنیا کے سامنے بطور غریم پیش کریں گے۔

۹ شیخ احمد زکی - لاہور۔

(۳۰) کشمیری مجاہدین کے بہت سے وفود۔

(۳۱) عربی مجاہدین کے مختلف وفود۔

(۳۲) خلیج کے مختلف ممالک سے ٹیلیفون کے ذریعے تعزیتی پیغامات۔

(۳۳) چائٹ کے طالب علموں کے مختلف وفود۔

(۳۴) فلسطینی مجاہدین اور طلباء کی بہت سے تنظیموں

کے پیغام۔

(۳۵) مختلف مہاجر کیبوں سے بہت سے وفود۔

(۳۶) ضلع دیر کے سریرامان اور علماء سید عبدالودود

باجا کی سربراہی میں۔

(۳۷) ضلع سوات کے بزرگ لوگ اور علماء جناب عبدالرحیم

کے سربراہی میں۔

(۳۸) خشک قوم کے بہت سے بزرگان اور علماء جناب

حافظ عبدالقادر خشک کے سربراہی میں۔

(۳۹) مولوی محمد نثر لیت صاحب (باجوڑ)

(۴۰) مولوی محمد یونس صاحب (باجوڑ)

(۴۱) استاد عبدالرؤف صاحب (باجوڑ)

(۴۲) مولوی محمد طیب صاحب (باجوڑ)

(۴۳) مولوی نور اللہ صاحب (باجوڑ)

(۴۴) جناب سردار باجا اپنے وفد کے ہمراہ۔

(۴۵) محمود الحسن آف ٹیری ضلع کرک علماء کے ہمراہ

(۴۶) عبدالحمین خشک صدر تحفظ امن کمیٹی اپنے

تعزیتی وفد کے ساتھ۔

(۴۷) بدخشاں کے بہت سے علماء کرام اور بزرگان

دین، مولوی حمید اللہ صاحب کی سربراہی میں۔

(۴۸) رستم سے بہت سے علماء کرام اور بزرگان دین،

مولوی عبدالسلام کی سربراہی میں۔

(۴۹) مسئول مرکز اسلامی پٹیالہ جناب پرویزی ٹیلیفون کے

ذریعے آپ نے تعزیتی پیغام بھیجا۔

(۵۰) جناب شیخ عبداللہ السیتی نے واشنگٹن (امریکہ)

کمانڈر علی محمد کی سربراہی میں۔

(۱۱) مسئول مرکز اسلامی امارات متحدہ امریکہ (نیویارک)

(۱۲) الشیخ عبداللہ المکاوئی مسئول مجلہ ہجرت (ولایت ٹیکساس)

(نیویارک)

(۱۳) محترم بھائی منور علی امیر جمعیت احیاء منہاج السنۃ۔

لندن۔ برطانیہ

(۱۴) یورپ انکلیٹ لائسنسڈ اور جرمنی میں جماعت اسلامی کے

کارکن۔

(۱۵) مسئول مرکز اسلامی البلیڈ۔ عماد الدین بکری اسماعیل۔

(۱۶) الشیخ عبداللہ عبدالغیوم نمائندہ جماعت الدعوة الی القرآن

والسنۃ فی مکہ المحرمۃ۔

(۱۷) ولایت پران کے کئی کمانڈر بزرگ جناب شیخ سید عمر

کی سربراہی میں۔

(۱۸) ولایت لغمان کے کئی کمانڈر و علماء اور بزرگ لوگ

جناب مولوی عبدالہادی کے سربراہی میں۔

(۱۹) الشیخ عبداللہ ناصر جزئی سیکرٹری متحدہ جمعیت الحمد للہ

کراچی۔

(۲۰) محترم بھائی جناب چوہدری ظہور احمد فعال کارکن

جمعیتہ الحمد للہ۔

(۲۱) الشیخ عبداللہ البرقاری مسئول مرکز اسلامی۔

کولمبیا امریکہ۔

(۲۲) جناب ڈاکٹر راشد رندھاوا - لاہور

(۲۳) ولایت قندوز کے علماء بزرگ اور کمانڈر۔ عبدالقدوس

کی سربراہی میں۔

(۲۴) قبائلی بزرگ اور علماء مولوی احمد نور صاحب کے سربراہی

میں۔

(۲۵) قاضی صاحب محمد معشوق

(۲۶) قاضی شفیق الرحمن امیر تحریک مجاہدین اسلام پاکستان۔

(۲۷) پروفیسر محمد سعید لاہور

۲۸ محمد یوسف قریشی مظفر آباد (آزاد کشمیر) مسئول مرکز

الدعوة اسلامی۔

ڈیوٹی انجام دے رہا ہے۔

ادارے کے چیئرمین حاجی ولی اللہ غلام نے ان حضرات کا بطور خاص شکریہ ادا کیا۔ جن کی بروقت امداد سے زخمیوں کے علاج معالجے میں سہولت پیدا ہوئی۔ ان انصار بھائیوں کے نام تبرکاً شائع کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے سانحہ اسعد آباد پر ادارے کے ساتھ عملاً تعاون کیا۔

(۱) فضیلۃ الشیخ میاں فضل حق۔ امین العام متحدہ جمعیت اہل حدیث لاہور۔

(۲) ڈاکٹر راشد رندھلا۔ لاہور

(۳) الشیخ عبداللہ ناصر۔ جنرل میکر ٹری جمیٹ

اہل حدیث کراچی۔

(۴) چوہدری ظہیر احمد۔ کراچی

(۵) جناب آفتاب فاروقی۔ کراچی

جَزَاهُمْ اللَّهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ

قربانی کے گوشت کے تین حصے کریں۔ ایک حصہ محتاجوں کو اور عزیز رشتہ دار دوست احباب کو کھلا دیں ایک حصہ خود کھا لیں۔ ایک حصہ اگر ذخیرہ جمع کرنا چاہیں سکھا کر دے سکتے ہیں۔

قربانی کے گوشت کے لیے آپ نے فرمایا۔

فَكُلُوا مَا آتَاكُم مِّنْهُ وَاطْعَمُوا ذَوِي الْقُرْبَىٰ مِمَّا آتَاكُم مِّنْهُ وَلَا تَبْذُرُوهُ سَبْحًا
کھاؤ جو کچھ چاہو۔ لوگوں کو کھلاؤ۔ ذخیرہ جمع کرو۔
دوسری حدیث میں ہے۔ کھاؤ۔ جو کچھ چاہو۔
گوشت فروخت نہ کرو۔ کھاؤ کھلاؤ اور صدقہ کرو۔ اس کے چھوٹے سے فائدہ اٹھاؤ۔ فروخت نہ کرو۔ (احمد)

مروے کی طرف سے قربانی کرنا چاہیے۔ حضرت علیؑ

والی حدیث اور گدھچی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وصیت کی۔ کہ اسے علی میری طرف سے قربانی کیا کرنا۔ رسول اللہ کے انتقال کے بعد برابر حضرت علیؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی امت کی طرف سے قربانی کی۔

ٹیلیفون کے ذریعہ اظہارِ تعزیت کیا

(۵۱) ذوالقائدہ نامندہ تحریک مجاہدین اسلام۔ لاہور۔

سانحہ اسعد آباد پر تعاون

لجنة الاغاثة الخيرية للمهاجرين الافغان
(W.R.C) ایک فلاحی ادارہ ہے۔ جس نے سانحہ اسعد آباد پر بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ زخمیوں کو ہسپتال پہنچانے کے لیے امپریس دن رات سرگرم رہیں اور موقع پر بہت سے زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد ہم پہنچائی۔ اس ادارے کے تحت قائم ہسپتال پشاور کے طبی عملہ نے نہایت اشیار کا مظاہرہ کیا۔ یہ لوگ دن رات زخمیوں کے علاج معالجے میں مصروف رہے بعض زخمیوں کی نازک حالت کے پیش نظر آتھائی نیکداشت کا شجبہ بھی قائم کیا اور اب تک ہسپتال کا عملہ امیر جنسی

مسائل عید الاضحیٰ بقیہ صفحہ ۳۷ سے آئے

البراقع سہما جی فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کرتے تھے۔ دو سیدھے موٹے تانے سفید یا چٹ کبرے خرید کرتے تھے۔ جب نماز عید پڑھتے تھے خطبہ سناتے۔ ایک جانور آپ کے سامنے لایا جاتا تھا۔ اور آپ عید گاہ ہی میں کھڑے ہوتے۔ اس کو ذبح کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے (یہ قربانی) میری امت کی طرف سے ہے۔ جن لوگوں نے اسے اللہ تیرے ایک ہونے کی گواہی دی۔ بشرک سے بچے۔ اور میرے رسول بننے کی گواہی دی۔ پھر دوسرا جانور سامنے لایا جاتا۔ خود اس کو ذبح کرتے تھے۔ اور فرماتے۔ یہ محمد اور آل محمد کی جانب سے ہے۔ پھر گوشت ہلاتے مسکینوں کو اور خود بھی کھاتے اور آل اولاد کو اپنی کھاتے دونوں قربانیوں سے۔ مسند احمد حدیث حسن ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضی کٹے ہوئے دو جانور خرید کئے۔ ایک اپنی طرف سے اور آل اولاد کی طرف سے اور ایک امت کی جانب سے قربانی کی۔ (احمد ابوداؤد)

دوسے مسلمانوں کا شاندار مافی

اب بھی روس کے اندر آزاد جمہوری ریاستوں اور ماسکو کے زیر نگین ریاستوں میں ماضی کی اسلامی یادگاریں موجود ہیں ان ریاستوں میں سے چند ایک یہ ہیں۔

یہ آزاد روسی
۱۔ جمہوریہ باشکیریا
ترکی باشکیر نسل

کے لوگ رہائش پذیر ہیں۔ یہاں ۱۳۲۰ء کے لگ بھگ اسلام پھیل گیا تھا اور سارے باشکیر ترک مشرف بہ اسلام ہوئے ان کی اکثریت احناف ہیں۔ باشکیری مسلمانوں نے اسلام کی دعوت یورپ اور ایشیا والی کو دی کیونکہ یہ لوگ ایشیا اور یورپ کے درمیان رہتے ہیں۔ جمہوریہ باشکیریا کا رقبہ ایک لاکھ تینتالیس ہزار کلومیٹر ہے۔ آبادی پچاس لاکھ سے متجا دز ہے۔ ساٹھ فی صد باشندے مسلمان ہیں۔ علاقہ سر ہنر شا داب ہے۔ اس لیے روسی کمیونسٹ لوگ یہاں آ بار ہونے لگے۔ جنہوں نے باشکیری قوم کو بہت ستایا۔ اور کئی خاندان باشکیریا سے ہجرت کر گئے۔ روسیوں نے یہاں کے مسلمانوں کو بہت ستایا۔ عیسائیت پر مجبور کیا۔ یہاں بڑے انقلابات برپا

اسلام کے خلاف عیسائی اور
کمیونسٹ حکومتوں کے اقدامات
جن پر سرخ
سامراج نے

قبضہ کیا ہے۔ اس میں مسلمانوں کی کئی حکومتیں تھیں۔ جو عیسائیوں کی سازشوں کی وجہ سے مسلمانوں سے چھن گئیں۔ ایفان سوم نے مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ کا اعلان کیا اور ماسکو دار الحکومت سے بتدریج یغادر کی ابتداء کی۔ پاپائے روم کی ہدایت پر یہ دہشت گردی شروع ہوئی تھی۔ بعد میں اس نے اپنے بیٹے ایفان چہارم کو وصیت کی کہ وہ پوپ کے منصوبے کو عملی جامہ پہنا ایفان چہارم ایک دہشت گرد تھا۔ اس نے اپنے حملوں کو تیز کر دیا اور ۹۶۰ھ میں روس کے اندر عظیم اسلامی مرکز ”تازان“ پر قبضہ کر کے اسے اپنی حکومت میں ضم کر لیا۔ اس سانحہ سے ساٹھ سال پہلے غرناطہ سپین پر عیسائیوں نے قبضہ کیا تھا وہ بھی عالم اسلام کے لیے ایک عظیم سانحہ تھا۔ ”تازان“ پورے علاقے میں اسلامی تہذیب کا عظیم مرکز تھا۔ اس کے بعد ۱۱۹۰ھ ہجری میں روسیوں نے برصغیر ”قرم“ کو مسلمانوں سے چھینا۔

اسلام پہنچایا۔

افغان نے ۱۹۶۰ء مطابق ۱۵۵۲ میلادی میں جمہوریہ پر دھاوا بول دیا۔ اور دارالخلافہ "تازان" کے باشندوں کو جلا وطن کر دیا۔ اور عیسائی رومیوں کو یہاں آباد کر دیا لیکن اس کے باوجود تاتاری مسلمان اپنے اسلامی عقیدے پر قائم رہے۔ "تازان" میں اسلامی یونیورسٹی تھی۔ بیسویں صدی کے اوائل میں یہاں سات ہزار طالب علم تھے۔ یہاں پر اسلامی کتابوں اور قرآن مجید چھپوانے کے لیے چھاپے خانے تھے اور اس کی اسلامی حیثیت دمشق، قاہرہ اور استنبول سے کم نہیں بلکہ زیادہ تھی۔ یہاں کے مسلمانوں نے بہت ہی مشکل حالات میں سائبریا اور دیگر روسی علاقوں میں تبلیغ اسلام کا کام جاری رکھا۔ جس وقت روس نے تازان پر قبضہ کیا، یہاں کے مسلمانوں نے بہادری سے مقابلہ کیا۔ یہاں کے مسلمان باشندوں نے اپنے ان لیڈروں کو کبھی معاف نہیں کیا جنہوں نے روس سے تعاون کیا۔ یہاں تک کہ سلطان علی ادغلی کو تہ تیغ کر ڈالا جس نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ روسی مسلمان اور کمیونسٹ دونوں حکومت میں برابر (مسادہ) حیثیت کے لوگ ہوں گے۔ جمہوریہ تاتاریہ میں تیل کے ذخائر ہیں۔ اس علاقے کا جدید نام باکو ہے۔

۲۔ جمہوریہ چوفاش (چوفاشا) | یہ جمہوریہ تاتار کے مغرب میں

ہوئے۔ زیادہ مشہور ۱۸۶۰ء کا انقلاب ہے روسیوں نے یہ قانون بنایا کہ جو شخص کسی عیسائی کو مسلمان بنانے میں مدد کرے گا۔ اسے دس سال یا مشقت قید کی سزا دی جائے گی۔ ملکہ کیترائن دوم نے ۱۹۲۰ء مطابق ۱۹۰۷ء کو عبادت کی آزادی پر پابندی لگا دی۔ بشکری قوم نے اس کا سختی سے مقابلہ کیا اور انہوں نے دعوت اسلام کا شش خفیہ طور پر جاری رکھا۔ بہت سے قبائل مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بشکریہ اسلامی جمہوریہ بنا۔ یہاں کا حکمران علم الدین الباشکیری، شام کے سلطان۔ قلاؤن کا نائب تھا۔ اور عثمانی خلافت کے ساتھ بھی ان کے تعلقات خوشگوار تھے۔

۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۱۹ء میں بشکری قوم کو کمیونسٹوں سے واسطہ پڑا۔ جو اس قوم کے لیے نیا مشکل چیلنج تھا۔ کمیونسٹ روسیوں نے باشکریہ کی مساجد کو شہید کر دیا۔ اور ان کے اسلامی مدارس بند کر دیئے۔ اس کے نتیجے میں یہاں کے مسلمانوں نے "ادفا" کو اسلامی مرکز بنایا۔ جس میں سائبریا اور روسی مسلمان ۱۹۴۳ء تک ایک دوسرے سے ملا کرتے تھے۔

۲۔ جمہوریہ تاتاریہ | یہ جمہوریہ باشکریہ کے مشرق یورپی علاقے میں واقع

ہے۔ اس کا رقبہ تقریباً ۶۸ ہزار کیلومیٹر ہے۔ آبادی چالیس لاکھ سے زائد ہے ۶۵ فی صد لوگ مسلمان ہیں جنہوں نے شمالی یورپ میں اسلام پھیلایا۔ یورپی روسی علاقے، فین لینڈ، پولینڈ، مغیرہ میں

بڑے مظاہرے ہوئے۔ ۱۹۰۵ء میں ان لوگوں نے دوبارہ اپنے اسلام کا اعلان کیا۔ ۱۹۳۲ء میں یہ جمہوریہ قرار دیا گیا یہاں کے مسلمان روسی، یورپی، اسلامی تنظیم کے ماتحت ہیں۔

یہ جمہوریہ چوناش اور جمہوریہ تاتاریہ کے شمال میں واقع

۴۔ جمہوریہ ماری

ہے۔ اس کا رقبہ ۸۰۰، ۲۳۸ کلومیٹر ہے۔ اس علاقے کی آبادی مسلمانوں کی ہے۔ یہاں باشکیری ترکوں اور تاتاری مسلمانوں کی دعوت سے اسلام پھیلا روس نے ۱۹۶۰ء ۱۵۵۲ء میں اس علاقے پر قبضہ کیا کیونکہ اس کے سایہ میں یہاں ۱۹۶۳ء میں جمہوریہ کا اعلان ہوا۔

یہ دریائے ڈون کے کنارے واقع ہے۔ اس کا رقبہ ۸۵ ہزار کلومیٹر ہے۔ اسلام یہاں قوزاقی اور تاتاری مسلمانوں کے تاجروں اور داعیوں کی کوششوں سے آیا اور ڈونرگ کا شہر اب بھی ماسکی کی اسلامی چمک دمک پیش کرتا ہے۔ یہ ایک صنعتی شہر ہے۔ تاریخی اور دینی کتابوں کی لائبریری یہاں موجود ہیں۔

یہ جزیرہ کی مانند علاقہ ہے جو بحیرہ سود کے جنوب میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ ۱۵۰، ۲۶۱ کلومیٹر ہے۔ یہاں ۱۹۲۵ء ہجری مطابق ۱۳۲۹ء عیسوی میں اسلام آیا۔

۸۔ قزم کا علاقہ

اور مغرب میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ ۱۵۰، ۲۶۱ کلومیٹر ہے۔ یہاں ۱۹۲۵ء ہجری مطابق ۱۳۲۹ء عیسوی میں اسلام آیا۔

واقع ہے۔ یہاں کی آبادی پندرہ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ چوتھی صدی ہجری میں بلغاریہ کے راستے یہاں اسلام پہنچا پھر تاتاری اور تاجر مسلمانوں نے یہاں دعوت اسلام کا کام سرانجام دیا۔

ایفان چہارم دہشت گرد نے اس جگہ کو مسلمانوں سے چھینا۔ یہاں ۵۸ فی صد لوگ مسلمان ہیں

اس جمہوریہ کا رقبہ بیالیس ہزار ایک سو کلومیٹر ہے۔

باشکیری اور تاتاری مسلمانوں کی تبلیغ سے یہاں اسلام پھیلا۔ یہاں ساٹھ فی صد مسلمان آباد ہیں۔ روس نے اس جمہوریہ پر ۱۹۶۸ء ہجری مطابق ۱۵۶۰ عیسوی میں قبضہ کیا۔ اور انہیں مسلمان پڑوسیوں سے دور رکھا۔ روس نے وہاں مساجد بنانے پر پابندی لگا دی ۱۹۰۵ء میں مذہبی آزادی کا اعلان ہوا۔ تو اس اسلامی جمہوریہ میں مساجد نظر آئیں۔ پھر ۱۹۳۴ء میں کمیونسٹوں نے اسے کمیونسٹ جمہوریہ قرار دیا۔

یہ جمہوریہ چوناش کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔

۵۔ جمہوریہ مودوف

اس کا کل رقبہ چھبیس ہزار دو سو کلومیٹر ہے۔ یہاں مسلمانوں کی آبادی پچپن فی صد ہے۔ یہاں اسلام بلغاریہ اور تاتاری مسلمانوں کی کادشوں سے پھیلا روس اس علاقے کو ۹۶۰ ہجری / ۱۵۵۲ عیسوی میں زیر نگین لایا۔ روس نے ان کو عیسائی بنانے کی سرٹور کوشش کی۔ جس کے خلاف

ہزارہ سے زیادہ مسلمان قحط، بھوک اور
پیاس کی وجہ سے مر گئے۔ ایک لاکھ "قرم"
کے مسلمانوں کو کیونسٹوں نے شہید کر دیا
اس وقت کیونسٹوں نے پچاس ہزار کے
قریب مسلمانوں کو وہاں سے ہجرت پر
مجبور کر دیا۔ "قرم" میں ۱۵۵۸ مسلمان
تھیں۔ کیونسٹوں نے انہیں تباہ و برباد
کر دیا۔ اب بہت کم مساجد باقی ہیں۔

بقیہ صفحہ ۱۲ سے آگے

انہوں نے تمام مسلمانوں سے امداد اور تعاون کی اپیل کی
اور انہوں نے بتایا کہ ان حادثہ کی امدادی کارروائیوں میں صرف
امارت اسلامیہ نے ہی حصہ لیا۔ دیگر جہادی تنظیمات کے
سات افراد شہید ہوئے ہیں۔ امارت اسلامیہ کے مذہب
نے بتایا کہ اب حالات پس کوئی اور اللہ شہداء میں کافی حد تک بحال
ہو چکا ہے۔ اور اس عزم کا اظہار کیا کہ یہ کاروائیاں تاک
عزم جہاد کو ہرگز ہرگز کمزور نہیں کر سکتیں اور انشا اللہ جس
قدر ممکن ہوا۔ ان کفار شکستوں سے بدلہ لیا جائے گا۔
جناب شہید اللہ شہداء نے بتایا کہ آزادی کے بعد سے یہ پہلی
دفعہ ایسا ہوا ہے کہ اسکندریہ انکوں سے اس انداز کا حملہ
ہوا ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ صدر مقام میں خاد کے اہل بیتوں
نے نجیب کو مجاہدین کے اکٹھے ہونے کی خبر دی ہو جس وجہ
سے ان لوگوں نے یہ حملہ کر دیا۔ تاہم ہمارے پاس ایسے واضح
شواہد نہیں ہیں کہ یہ ممکن کہ یہ ان لوگوں کے منصوبے کا ایک
حصہ تھا۔ یہ محض اندازہ ہے جو ہمارے گٹھڑوں سے لگایا
گیا ہے کہ اسکندریہ اٹل تھے۔ واللہ اعلم۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں نصرت و ثبات سے
نوازے اور وہ مجاہدین کا معاون و محافظ ہے۔ اللہ ایک اپنے
امر پر ہر طرح غالب ہے و لا حول و لا قوۃ الا باللہ۔

الامارة الإسلامية كثر

زیر قیادت جناب الشیخ / جمیل الرحمن ... حفظہ اللہ تعالیٰ۔

یہ لوگ مغل حکومت کے تابع تھے۔ کیلانی
خاندان نے یہاں ۱۲۲۴ء میں اپنی حکومت
مضبوط کر لی۔ خلافت عثمانی کے تحت یہاں
حکومت چلاتے تھے۔ وہ اتنی طاقتور مسلمان
حکومت تھی کہ ماسکو کی عیسائی حکومت ان
کو جزیہ ادا کرتی تھی۔ سلطان محمد کیرائی
کے بعد ۱۶۸۰ء میں خلافت عثمانیہ کے
علاقوں پر حملے کیے گئے اور بہت سے
علاقے ان کے زیر نگین آئے۔ روس
نے ۱۸۳۱ء میلادی میں "قرم" پر مکمل
قبضہ کر لیا۔

ملکہ کیمترائن دوم نے مسلمانوں کو
دھوکہ دیا۔ ان سے وعدہ کیا کہ اگر وہ
بتحیث ڈال دیں تو ان کے حقوق کی تحفظ
کی جائے گی اور انہیں مذہبی آزادی ہو
گی۔ چند سال بعد ملکہ کیمترائن دوم نے
مسلمانوں کی جائیدادوں اور املاک کو ضبط
کر لیا ان کی زمینیں کیونسٹوں میں بانٹ
دیں۔ روسی حکومت نے پانچ لاکھ مسلمانوں
کو "قرم" سے جلا وطن کر دیا ہے۔ ملکہ
کیمترائن نے ایسے قوانین جاری کر دیئے
جن کے ذریعے اسلامی تبلیغ پر پابندی
لگی۔ اور اسلام کی تبلیغ کرنے والوں
کے لیے با مشقت جیل کی سزائیں مقرر
ہوئیں۔ یورپ سے عیسائی مہاجرین
وہاں آکر آباد ہوئے۔ اور مسلمانوں کی
زیر غیر زمینیں ان کے حصے میں آئیں۔
"قرم" کے بہت سے مسلمان قحط و امراض
کا شکار ہوئے اور لاکھوں کے حساب
سے مر گئے۔ وہاں کے مسلمانوں کی اکثریت
اقلیت میں تبدیل ہو گئی۔ کیونکہ ساٹھ

مُسْلِم صحافیوں سے شیخ جمیل الرحمن کا خطاب

دیتے ہیں۔
اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی
کوئی بات بغیر کسی اہتمام کے کہہ دیتا ہے۔
وہ بات اسے دوزخ میں نیچے گرا دیتی
ہے۔“

ہم مسلمان صحافیوں سے خیر خواہی کرتے
ہوئے امید کرتے ہیں کہ وہ پریس کے
سلسلے میں غیر مسلم صحافیوں کی پالیسیوں
کو خیر باد کہیں گے اور اس کے مطابق
کام چلانے سے گریز کریں گے۔ غیر مسلم
صحافیوں کی چند پالیسیاں یہ ہیں۔

- ۱۔ برہنہ پیشکش کرنا۔
- ۲۔ خبر کو ایک دوسرے سے آگے نشر کرنے
کی کوشش کرنا۔
- ۳۔ مکمل طور پر حقیقت کو پیش کرنے سے
گریز کرنا۔
- ۴۔ خبر پیش کرنے میں جانبداری سے کام
لینا اور جانبداری سے تجزیہ کرنا وغیرہ
وغیرہ۔

اسلام میں پریس کے ایسے اصول اور
ضوابط ہیں۔ جس کی پابندی کرنا ضروری
اور واجب ہے۔
صحافی کی حیثیت بھی راوی کی ہوتی

ہم غیر اسلامی پریس کا نام نہیں لیتے، اسلامی
پریس کو اللہ تعالیٰ افغانیوں اور ان کے اسلامی
جہاد کی طرف سے جزا و خیر عطا فرمائیں۔ یہ
جہاد تمام اسلامی اُمت کا جہاد ہے۔ اسلام میں
الفاظ اور ان کے استعمال کے لیے شرعی
ضابطے اور قوانین ہیں۔ مسلمان کی ہر ایک
بات اللہ تعالیٰ کے ہاں، مسلمان کے حق میں
یا اس کے خلاف لکھی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ
نے ارشاد فرمایا

ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب
عتید (سورہ ق)

”وہ کوئی بات نہیں کہتے مگر ان کے
پاس تیار نگہبان ہوتا ہے۔“
اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا

”لوگوں کو اپنی زبانوں کے الفاظ،
دوزخ کی آگ میں اوندھے منہ گرا دیتے
ہیں۔“ دوسری جگہ ان کا ارشاد مبارک
ہے۔

”بیشک کوئی بندہ، اللہ تعالیٰ کی رضا
اور خوشی کے لیے کوئی بات بغیر کسی اہتمام
اور توجہ سے کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے
ذریعے اس بندے کے درجات بلند فرما

اس اقدام کے مستحق ہیں۔ کیا ہم اس
جہادی طریقے کو نہیں اپنائیں گے؟
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِعَهْثِ أُولَئِئِهِ
بَعْضُ الْأَقْلَوٰه تَكُنْ فِتْنَةً فِی
الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِیْرٌ

”کافروں میں سے بعض، بعض
کے دوست ہیں (کافر آپس میں دوست
ہیں) اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو زمین
میں فتنہ برپا ہو گا۔ اور بڑے فساد
(خوابی) سے واسطہ ہو گا۔

سکندر حیات اسلام توجہ فرمائیں

ایک غلط فہمی کا ازالہ

امارت اسلامی کے ترجمان عبدالحمید شورش نے
۲۲ اپریل ۱۹۹۱ء کو روزنامہ فرنٹیر پوسٹ میں
شائع کردہ سکندر حیات اسلام کے تجزیہ پر نکتہ چینی
کرتے ہوئے کہا کہ صوبہ کنٹرل کے متعلق ان کی معلومات
لا علمی پر مبنی ہیں کنٹرل عبدالرب رسول سیاف و بابی
کے زیر کنٹرول نہیں اور نہ کبھی ربانی گروپ کے
زیر تسلط رہا ہے۔ آزادی کے بعد اس خطہ کا پس منظر
یہ ہے کہ یہاں سے روسیوں کا تسلط ختم کرنے
کے بعد اتحاد میں شامل افغان گروپوں نے علیحدہ

ہے۔ انہیں چاہیے کہ وہ خبر کو عادل اور نیک
لوگوں سے نقل کریں۔ اور اپنی صحیح روایت
کو آگے پیش کریں۔ اور کبھی صحافی کی حیثیت
بجایا قاضی کی ہوتی ہے۔ وہ عالمی مسائل کے
بارے میں فیصلے کرتے ہیں۔ تجزیہ نگاری
کرتے ہیں اور اپنے اخبار میں صحیح نتائج
اور واقعات قلمبند کرتے ہیں۔ مذکورہ
بالا ہر حیثیت کے لئے شرعی قوانین ہیں۔
جس کے اندر رہ کر صحافیوں کو اپنا فریضہ
سرا انجام دینا ہے تاکہ قیامت کے دن
سرخرو اور معزز رہیں۔ اور مجرمین کے
کھڑے میں نہ ہوں۔

ہم صحافی بھائیوں کو رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ مبارک
حدیث شریف یاد دلاتے ہیں۔
جَاهِدُوا الْمُشْرِكِیْنَ بِأَمْوَالِكُمْ
وَأَنْفُسِكُمْ وَالسَّنَتُكُم

”مشرکوں کے ساتھ اپنے مالوں،
جانوں اور زبانوں سے جہاد کرو“

صحافی قلم کی نوک (زبان) سے جہاد
کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے
جہاد کا عظیم اجر ہے۔ صحافی برادران،
اپنی استطاعت کے مطابق مجاہدین کی
مدد کریں اور جہاد کے خلاف دشمنوں
کی سازش کو ناکام بنائیں۔ یورپ میں
اگر کہیں آفت پڑے تو ہزاروں میل دُور
پریس کے ذرائع اور صحافی کمر باندھ لیتے
ہیں۔ اور اس وقت تک آرام نہیں

کرتے جب تک ان کی مشکل ان کی مرضی
کے مطابق حل نہ ہو جائے۔ تو ہمیں کیا
ہوایا ہے ہم تو یورپ والوں سے زیادہ

شمالی خاندان صفحہ ۲۲ سے آگے

سارہ
قنطورا

اسحاق علیہ السلام
مدین - دفران - سرچ - نقشان
نقشہ - ایکٹ نامعلوم الاسم
کیسان سورج اسم لوطان ناض
البدیہ صفحہ ۱۷۵ بحوالہ ابوالقاسم
سبیل کتاب التوفیق والاعلام

ان پر جو برکات حضرت اسحاق اور
اسماعیل اور ان کی اولاد پر عطا فرمائی گئیں۔ باقی اولاد
کے متعلق تاریخ کے صفحات خاموش ہیں۔

قرآن عزیز

نہ سورہ مریم جہاں حضرت ابراہیم اور ان کے
والد بزرگوار کا مکالمہ یا تبلیغ وعظ ذکر فرمایا ہے۔ وہاں
والد کی تلخ کلامی کے بعد فرمایا ہے۔
فلما اعتزلہم وما یبعدون من دون اللہ وہبنا
لہ اسحاق و یعقوب و کلا جعلنا نبیا
اس کے بعد حضرت موسیٰ حضرت ہارون،
حضرت اسماعیل اور دیگر اہل ایمہ انبیاء اور حضرت
آدم اور حضرت نوح اور ان کی اولاد کا ذکر فرمایا
یہ اس کی تصدیق ہے۔ کہ حب کوئی خدا کے لیے
ہجرت کرے۔ اور باب فسق و فجور اور اصحاب شرک
و بدعت سے مقاطعہ کرے تو اللہ اسے اکیلا نہیں چھوڑتا
بابل اور حران کا مہاجر یکسی اور سر اسمی میں
اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کئی امتوں
کا باپ بنایا اور کئی ملکوں میں اس کا نام بندہ ہوا۔ دنیا کی تمام
قومیں اس پر سلام بھیجتی ہیں۔ و توکلنا علیہ فی الاخرین
سلام علی ابراہیم

یہ شمالی خاندان ہے جس نے اپنی قربانیوں کی وجہ سے
زمین اور آسمان میں نام پیدا کیا۔ دنیا میں علم و عمل اور خدمت
کی مثال قائم کی۔

شوریہ قائم کی تھی۔ جس کے سربراہ مولوی ربانی
تھے۔ جو جمعیت اسلامی سے تعلق رکھتے تھے
جماعۃ الدعوة الی القرآن والسنۃ نے مولوی اسمان اللہ
کی زیر قیادت مجلس شوریہ قائم کی تھی۔ دونوں
اپنے اپنے زیر قبضہ علاقوں میں انتظام چلا رہے
تھے۔ عبوری حکومت میں اختلاف کی وجہ سے
ان کی قائم کردہ شوریہ بھی صوبہ کنڑ میں ختم ہو گئی
بعد میں صوبہ کنڑ میں مقیم سارے احزاب کے
مجاہدین نے معاهدات کے ذریعے انتخابات کا
لائحہ عمل طے کیا اور ۱۲۰ ارکان پر مشتمل منتخب
مجلس شوریہ قائم کی۔ اس طرح امارت اسلامی قائم
ہوئی اور شیخ جمیل الرحمن اس منتخب حکومت کے
سربراہ ہیں۔

واضح رہے کہ شیخ جمیل الرحمن جماعۃ الدعوة
الی القرآن والسنۃ افغانستان کے امیر ہیں۔ خطہ کنڑ
میں ان کی اکثریت ہے اور انتخابات میں بھی ان کی
پارٹی کو مکمل اکثریت حاصل ہوئی تھی۔ اس طرح
ان کی پارٹی حکومت بنانے میں کامیاب ہوئی اور
ان کے زیر قیادت شرعی انتظامیہ قائم ہے ربانی
گروپ اور عبدالرہب رسول سیاف کی پارٹی نے
کنڑ کے انتخابات میں بالترتیب پانچ فیصد اور
ایک فیصد نشستیں حاصل کی تھیں اور وہ کسی طرح
بھی حکومت بنانے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔

عبدالحمید شورش نے کہا کہ اہل حدیث اسلام
کا ایک حقانی منسلک ہے۔ اس کے لئے وہابی کی
اصطلاح استعمال کرنا جائز نہیں۔ سکندر حیات
صاحب اگر کنڑا کے بارے معلومات حاصل کرنا
چاہتے ہیں۔ تو ہم ان کی مدد کر سکتے ہیں۔

رمضان المبارک

میں

کشمیر کے کارگزار

مجاہدین

مجاہدین کے لیے دوائیوں کا انتظام کر رکھا ہے جو کہ بوقت ضرورت جمیا کی جائیں گی۔

اس کے علاوہ مرکز الدعوة الاسلامیہ نے مقبوضہ کشمیر سے آئے ہوئے مجاہدین میں اور مختلف تنظیموں میں خورد و نوش، کپڑے، سوئیٹر، بوٹ، اور جیکٹس اور دوائیاں بھی تقسیم کیں۔ اور دوسری تنظیموں کو دے کر تقسیم کروائی گئیں۔

اس کے ساتھ ساتھ مرکز الدعوة الاسلامیہ کے مجاہدین نے مختلف مجاہدین کے کمیوں میں اور مجاہدین کے کمیوں میں درس قرآن اور درس حدیث کا اہتمام بھی کیا۔ جن میں رمضان المبارک میں جہاد کی اہمیت پر خاص طور پر زور دیا۔ اس کے علاوہ مسلمان اور جہاد کے عنوان کے تحت درس دے گئے۔ اور لوگوں کو جہاد اور قتال فی سبیل اللہ کے لیے تیار کیا۔

ان کاموں کے علاوہ مرکز الدعوة الاسلامیہ کے عسکری یونٹ (حکوۃ الاسلامیہ) نے بارڈر پر بہت ہی کامیاب حملے کئے۔ اور پچھلے چار ماہ سے کرتے آ رہے ہیں۔ رمضان المبارک میں حکوۃ الدعوة الاسلامیہ کے مجاہدین نے بہت زیادہ

مرکز الدعوة الاسلامیہ کشمیر نے رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں مقبوضہ کشمیر سے آئے ہوئے تقریباً تمام مجاہدین میں جو کہ رازاً مجاہد کیمپ، انٹھام دادی نیلم اور باغ کے مجاہد کیمپ میں مقیم ہیں۔ خود و نوش اور کپڑے کوٹ سویٹر وغیرہ تقسیم کئے۔ اس کے ساتھ ساتھ رازاً مجاہد کیمپ میں مجاہدین کی سحری و افطاری کے لیے فری ہوٹل کا بندوبست کیا جو کہ پورا رمضان جاری رہا۔ اس میں رازاً کیمپ کے علاوہ مجاہدین نے وقتاً فوقتاً شرکت کی۔ رمضان المبارک کی ایک دعوت افطاریں صدر آزاد کشمیر جناب سردار محمد عبدالقیوم صاحب نے بھی شرکت کی۔ اس کے علاوہ مرکز الدعوة الاسلامیہ رازاً کیمپ میں مجاہدین کے خیمہ والی ایک مسجد بھی تیار کر کے دی۔ مسجد میں دینی کتب اور قرآن کریم بھی رکھے گئے ہیں۔ اور ایک عدد قاری صاحب کا بھی انتظام کیا گیا ہے جو کہ مجاہدین کے بچوں کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم بھی دیں گے۔

غریب مجاہدین کو دوائیاں بازار سے خریدنی پڑتی تھیں۔ اور وہ دوائیوں کا خرچہ نہیں برداشت کر سکتے تھے اس کے پیش نظر مرکز الدعوة الاسلامیہ نے

آزاد بھارتی افواج کے بارے گئے۔ جن میں ایک میجر اور ایک مشینٹ بھی شامل تھا۔

حکمت الدعوة الاسلامیہ اور حرکت الدعوة الاسلامیہ تمام ذرائع ابلاغ سے گزارش کرتا ہے۔ جر میں ڈی وی ریڈیو اور اخبارات شامل ہیں۔ کہ کشمیر کے مجاہدین کو حریت پسند نہ کہا جائے اور نہ ہی تحریم کیا جائے۔ کیونکہ تمام کشمیری اللہ کی رضا کی خاطر جہاد سے جہاد کر رہے ہیں۔ جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر جہاد کرے تو اسے مجاہد کہنا چاہیئے۔ (مدیر رسول مرکز الدعوة الاسلامیہ کشمیر)

کامیاب حملے کئے۔ اور بھارت کی کئی چوکیوں کو تباہ کر دیا۔ اُنکے سینکڑوں افراد کو جہنم رسید کیا۔ اور کافی مقدار میں اسلحہ اور دوسرا سامان بھی چھینا۔ رمضان المبارک کی ان کاروائیوں میں حرکت الدعوة الاسلامیہ کا ایک مجاہد شہید ہوا۔ اور دو مجاہد زخمی ہوئے۔

رمضان المبارک کے سب سے کامیاب حملے میں حرکت الدعوة الاسلامیہ کے مجاہدین نے بکتنے میں تین چوکیوں کو مکمل طور پر تباہ کر دیا اور وہاں سے ایک M-16 دو G-4 ریفلیں اور کافی مقدار میں لڑا بارود بھی حاصل کیا۔ اس حملے 23

الشیخ جمیل الرحمن کا خط

باقی صفحہ ۱۰ سے آگے

امارت اسلامی کشمیر یا اپنی یہ ذمہ داری سمجھتی ہے۔ کہ مہاجرین کی آباد کاری اقوام متحدہ اور دیگر رضا کار امدادی ایجنسیوں کو تحفظ فراہم کر کے ان کو کام کرنے کا موقع دیا جائے

امارت اسلامی کو عوام نے انتخابات کے ذریعہ یہاں اسلامی قوانین نافذ کرنے کا اختیار دیا ہے۔ عوام کی اس منتخب اسلامی حکومت کو توقع ہے۔ کہ اقوام متحدہ اور دیگر رضا کار امدادی ایجنسیاں مہاجرین کی آباد کاری کے مقدس مشن کو باپا یہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے امارت اسلامی کی انتظامیہ کے ساتھ گہرا رابطہ بنھیں گے۔ جس سے جہاد و جد بالآخر آزادی افغانستان پر منتج ہوگی۔ آزاد اسلامی افغانستان کا قیام دنیا کی ساری آزاد اقوام کی فتح ہے۔ توقع رکھنی چاہیئے کہ اقوام متحدہ اس مقدس کامیت کے پیش نظر اپنی نوع انسان کے اس بہت بڑے سیاسی تجربے کو کامیاب بنائے گی۔

جمیل الرحمن

امیر امارت اسلامی
کنہا افغانستان

کو بھی سختی سے متنبہ کیا جائے۔ کہ وہ نجیب حکومت کو مہلک ہتھیاروں کی سپلائی مکمل طور پر بند کر دے اور نجیب کو ایسے وحشیانہ اقدام سے روکے جو اللہ آپ کو یہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں۔ کہ روس پچھلے بارہ سالوں سے افغان عوام کی نسل کشی میں ملوث ہے۔ اور نجیب کو افغان عوام کے خلاف تباہ کن ہتھیار فراہم کر کے وہ اپنے آپ کو اس جرم سے بری الذمہ قرار نہیں دے سکتا۔ اب یہ ذمہ داری اقوام متحدہ پر عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ نجیب حکومت اور اس کی سرپرست سوویت یونین کو افغان عوام کا خون بہانے سے منع کر دے۔

اگر ان کے معاملہ اور جارحیت اسی طرح جاری رہی تو اس سے نہ صرف مہاجرین کی آباد کاری کے منصوبے متاثر ہوں گے۔ بلکہ پاکستان کو دوبارہ ہجرت کا لاشعاری سلسلہ شروع ہو کر افغان عوام کے مصائب کا دور اور طویل ہو جائے گا۔ ہم ایک دفعہ پھر اعادہ دے دیتے ہیں۔ کہ اقوام متحدہ اپنی تمام صلاحیتوں اور طاقت کو استعمال کر کے نجیب حکومت اور اس کے سرپرست روس کو ان مجرمانہ حرکات سے سختی سے منع کر دے۔

جمعیت اہل حدیث کشمیر کی طرف سے فضیلۃ الشیخ جمیل الرحمن کی خدمت میں سپاس عقیدت

معزز مہمانِ گرامی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ہمارے مہمانِ گرامی مجاہد اسلام حضرت مولانا
الشیخ جمیل الرحمن صاحب ہیں۔ جو جامعۃ الدعوة الی القرآن
والسنۃ افغانستان کے امیر ہیں۔

افغانستان بھی پاکستان اور آزاد کشمیر کی طرح
شرک و بدعت اور تقلیدی جمود کا شکار ہے وہاں
جامعۃ الدعوة الی القرآن والسنۃ نے اپنی بے مثال
تاریخی جدوجہد سے کتاب و سنت کی تعلیمات کو
پھیلایا اور اس سلسلہ میں زبان و قلم کا شاندار استقبال
کیا۔ جب دنیا کی ایک پُرعقافت روس نے سرزمین
افغانستان میں اپنی پٹھو حکومت قائم کی تو اس
اہلحدیث جماعت نے سب سے پہلے اسے لگاکارا

بعد میں جب روس نے افغانستان میں اپنی فوجیں
داخل کر دیں تو اس جماعت نے اپنے خون کا پہلا
قطرہ بہا کر اس تاریخی اور بے مثال جہاد کا آغاز کیا
جو تقریباً دس سال سے جاری ہے اور آخر دنیا
کی یہ پُرعقافت اور عاجز اگر افغانستان سے اپنا بوریا
بستر لپیٹے پر مجبور ہو گئی۔ اس جماعت نے دو

ماہنامے بھی جاری کئے ماہنامہ ”دعوت“ اردو
میں جبکہ ماہنامہ ”الجاہد“ عربی زبان میں جاری ہوا
ہے دونوں پرچوں کا معیار کسی بھی بین الاقوامی پرچے
سے کم نہیں۔ دونوں پرچوں نے تبلیغی سیاسی
اور جنگی محاذ پر شاندار مثبت کردار ادا کیا ہے۔ اس

جماعت نے اس تاریخی جہاد میں بے مثال قربانیاں
دی ہیں۔ جتنی کہ مغربی ذرائع ابلاغ یہ اعتراف کرنے
پر مجبور ہو گئے کہ افغانستان میں برسرِ پیکار اہلحدیث
مجاہدین روسیوں کے لئے مسلسل پیغامِ اجل بنے
ہوئے ہیں لیکن آفون سے اس مردِ مجاہد پر روسی
فوج کے انخلاء کے بعد افغان جمہوری حکومت
کے چرچے شروع ہو گئے اور اقتدار کی خواہشمند
جماعتیں شرکتِ اقتدار کے مسئلہ پر اختلاف کا شکار
ہو گئیں۔ تو اس بے لوث مردِ مجاہد اور اس کی
جماعۃ الدعوة نے اقتدار کی خواہش تو یکجا اقتدار کی
بندوباشت کی طرف ہلٹ کر دیکھنا بھی گوارا نہیں
کیا۔

اس کی وجہ صرف اور صرف یہی ہے کہ
افغانستان ہو یا پاکستان، آزاد کشمیر ہو یا کوئی اور
خطہ زمین، اہلحدیث جہاں بھی ہے اس کا مقصد
وجہ حصولِ اقتدار نہیں بلکہ صرف اور صرف
کتاب و سنت کا عملی نفاذ اور اس کی راہ میں
حائل رکاوٹوں کا استیصال رہا ہے۔

تنظیم طلبہ سلفیہ کے مرکزی امیر مفتی اللہ مسلم

نے رابطہ کے لئے اپنا پتہ مشترکہ ریلیف جوڈس ڈیپلے ہے۔

T.T.S

P.O-Box NO1397

G.P.O. Pesh

تنظیم طلبہ سلفیہ

بلاست جس کے نمبر ۱۳۹

جی پنی، اوپشا اور صدر



آپ کو تحفے چند مبینوں کے مجلات بھی ارسال کر رہے ہیں۔ اور آئندہ آپ کو قاعدہ کی سے جملہ آثار پہے گا۔ ادارہ آپ کی قلمی معاونت کے لیے بھی شکور رہے گا۔ اگر آپ موعدین حضرات کا فرست بھیجیں تو ہم آپ کے معرفت ان کو جملہ بھی بھیجیں گے۔ کیونکہ ادارہ اپنے موعدین بھائیوں کے ساتھ رابطہ کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ (ایڈیٹر)

جناب شیخ جمیل الرحمن صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ
صوبہ کٹر کے صدر مقام اسد آباد ریسول (کیونسلوں) کا
بیز دلائل حملہ

اس وقت شعور اور پریشندی اور تمام افغان مجاہدین کی پارٹیوں کا اتحاد دیکھتے ضروری ہے۔ کیونکہ اسلامی دشمن طاقتوں نے اسلامی ملکوں کے خلاف جیسا کہ کویت سعودی عرب کشمیر اور افغانستان پر سے عزم کے ساتھ نیت و نابو دکر رہے ہیں۔ اور بہت کیونٹ اینٹ جو مسلمان بنا ہو تے ہیں۔ ان کے ساتھ مل کر اسلامی حکومتوں کے خلافت کام کر رہے ہیں۔ لیکن صد افسوس کہ شیخ جمیل الرحمن صاحب کی قیادت میں ایک آزاد صوبہ مقام اسد آباد پر حملہ ہوا تو اس کے بعد ان مکار اور عیار کیونٹ سازش سے بچنا ضروری ہے۔ اور منظم جہاد کے لیے پوری کوشش کرنا۔ اور مختلف مقاموں میں اسکے اور فوج کو رہنا چاہیے ایک جگہ میں رکھنا اچھا نہیں ہے۔ کیونکہ بعض مجاہدین اور

مترم مقام ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ
احوال انکو قصبہ بھوسن شاہ کا مختصر تعارف ارسال خدمت ہے۔
یہ مقام پاکستان میں متروکہ غیر مسلم ہندو کی بہت بڑی گتہ سی ہے۔ جس کا میں ہزار ایڑہ حکمہ اوقاف کے تحت ہے۔ اس میں اہل توحید کی مسجد و مدرسہ تھا۔ اب انہ خالی کے فضل و کرم سے اور بیرونی تعاونوں سے زیر تعمیر ہے۔

آپ کا رسالہ دعوت افغانیہ دیکھنے میں آیا ہے جسے دیکھ کر اند پڑھ کر خوشی ہوئی ہے۔

لہذا ہمیں بطور اعزاز سی ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ میں بھی اس مقام میں للہ فی اللہ دین ختم سرا بنجام دے رہا ہوں۔

طالب دعا محمد صدیق الحسن خطیب اہل حدیث
مقام بھوسن شاہ راستہ حویلی سکھا ضلع اوکاڑہ

مترم محمد صدیق الحسن صاحب

السلام علیکم۔
قصبہ بھوسن شاہ میں مدرسہ تبلیغ الاسلام کا قیام یقیناً ایک بڑا کارنامہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ساعی جہد میں برکت دے۔
ہم اپنے قارئین مقررہ اثر کو آپ کے غصوں حالات اور ضروریات سے آگاہ کر دیں گے۔

سماخ اسعد آباد مر نجیب حکومت
لب گوز بیٹی ہے

افغانستان کی تمام قابل ذکر تنظیمیں اور آزاد گروہوں نے باہم مل کر امارت اسلامی تشکیل دی اور اس کا پرچم مکمل طور پر آزاد صوبہ بکتر کے صدر مقام اسد آباد پر لہرانے لگا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس خطہ کی کچھ بڑی روئقیں ہنستے مسکراتے شہر میں سمٹ آئیں۔ سگتے پختروں اور مرجھائے چہروں پر بہار آئی تو روس اور کھٹنی نجیب محموت کی بنیوں ڈوبنے لگیں لیکن خاموش اس لیے رہے کہ اقوام عالم کو یقین دلا چکے تھے کہ آزاد صوبہ بکتر امن و نون رہے گا اور یہاں مہاجرین کی آباد کاری میں مداخلت نہیں کی جائے گی، ادھر امارت اسلامی کے امیر خباب الشیخ جمیل الرحمان صاحب اس قدر دور بین رہنمائے کہ حالات و واقعات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے امارت اسلامی کی انتظامیہ کو کھم سے کھم وقت میں صوبہ کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے کا حکم صادر فرمایا چنانچہ بڑی تیزی سے ترقیاتی منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچ گئے، زراعت، تجارت، امن عامہ غرض ہر شعبہ حیثیت میں ترقی ہونے لگی اور بالآخر نظام اسلام کا مکمل نفاذ محکم کے شکوک و شبہات کے تمام راستے بند کر دیئے اور اساتذہ کی افغان انسان بھر کی تمام حرفی قوتوں کو دعوت جہاد دی کہ ”آئیے یہاں سب کچھ موجود ہے۔ جہاں سے آپ مشترکہ لیگا کر کے غیر مغتوج علاقے لمحدوں کے چنگل سے آزاد کر سکتے ہیں“

جب دوست سرنگں ہوا تو روس اور نجیب نے باور کرایا تھا کہ جلال آباد پر مزید قبضہ ممکن نہیں نیاز اب اس شہر کی چابی صوبہ سرحد کے صدر مقام اسمد آباد کے مجاہدین کی جیب میں ہے۔ اسی خوفِ ایسی سوچ نے نجیب پیا رے کو اس بات پر کر دیا، ریت کے محلوں میں رہنے والے کب محفوظ رہ سکتے ہیں۔ شکستہ ڈوہتی کشتی کے مسافر باغہ باؤں تو ہر روز مارتے ہیں وہ نجیب محلے نے روس کے اشارے پر پانسائیت سے عاری غلامانہ پیچاد کارروائی کا فیصلہ کیا اور ۱۰۰ روپے شام چھ بجے چار سکڑ میز افضل فضاؤں کو چھپتے ہوئے شاہ میمنوں کے ستر اسمد آباد پر آکر گرے۔ نئے ذریعہ تعمیر بستے شہر کی دو کانیں اور مکان کھنڈرات میں بدل گئے۔ گلیاں کو پچے اور رُپ روفی بازار انسان ہو گئے شاہد موجود ہیں کہ جوا میں رچی بسی بڑی میں سانس لینا بھی مشکل تھا۔ جب اعصابی کیفیت دور ہوئی تو معلوم ہوا کہ تین صد شہداء مرتے بلندے فائز ہو چکے ہیں، پانچ صد معذور روزِ غمی غامی بنے ہیں اور ساتھ جھلسی ہوئی ایسی لاشیں بھی ہیں جن کی شناخت ممکن نہ تھی

سید اکرام الحق جاوید شاہ صاحب آپ کو بہت بڑا کر رہے تھے۔ ان کی طرف سے سلام و دعا قبول ہو۔

وہ وقت قریب ہے جب پورا افغانستان آزاد ہو چکا ہوگا۔ اور فتح افغان مجاہدین کے قدم چومے گی۔ اللہ تعالیٰ علامہ اشعخ جمیل الرحمان کے مشن کو کامیابی سے ہمکنار کرے افغانستان میں جہاد ان کا مشن ہے اور وہ امارت اسلامی کے امیر منتخب ہوئے ہیں۔ یہ ان کا حق تھا۔ اللہ تعالیٰ حقدار کو اس کا حق عطا کرے میرا یہ خط جناب شیخ جمیل الرحمان صاحب کے مطالعہ میں ہے آئیے۔

اس خط کے ساتھ میں ایک مضمون کثیر کے متعلق بھیج رہا ہوں۔ آپ سے گزارش ہے کہ میرا یہ مضمون ماہنامہ ”دعوت کی زمین“ بنا کر شکرہ کا موقع دیں۔

اور مجھے یہ چاہیے

آپ کا نیاز مند

عبد الصبور درانی سلفی کاشمیری

ووڈ کرافٹ فرنیچر شزر۔ فیض آباد۔ مری روڈ

بالمقابل مساحت پاکستان

محترم عبد الصبور درانی سلفی کاشمیری صاحب

السلام علیکم

ادارہ ہذا رابطہ قائم کرنے پر آپ کا از حد

ممنون ہے۔ انشاء اللہ علیہ علیہ ”دعوت“ اس کے بعد

آپ کو باقاعدگی سے ملتا رہے گا۔ آپ کی تلافی کے لیے

میر دست بھلے چند مہینوں کے شمارے بھیج رہے ہیں۔

محترم درانی صاحب! آپ نہ صرف ہمارے

ایک نمائندے بلکہ بزرگ ہیں۔ اس ادارے کو آپ

کی شخصیت کے مشوروں اور آراء کی ضرورت ہے۔

شیخ جمیل الرحمان ان دنوں ملک سے باہر ہیں۔

واپس تشریف آوری کے بعد آپ کا خط ان کے مطالعہ

میں لائیں گے

والسلام

(ایڈیٹر)

اسلام پسند جماعتیں سلفی عقائد کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔ شیخ جمیل الرحمن نے بہت ایمانداری اور مجاہدانہ قیادت کے ساتھ اس ملک میں نفاذ شریعت کیلئے منظم طریقے سے کام کیا۔ اور بہت لوگوں کو شریعت رسم و رواج اور تقلید سے نکال کر قرآن و سنت کے پابند بنایا اور وہ یکے ساتھ بن گئے۔

فقط والسلام

ڈاکٹر محمد طاہر قریشی السلفی

امیر تنظیم علمائے حق و تحفظ نظریہ پاکستان و حریم الشریعین

پشاور

محرمی ڈاکٹر عبد الظاہر قریشی صاحب

السلام علیکم:-

آپ کا نوازش نامہ ملا۔ آپ نے حالات کی صحیح

نشانہ دی کی ہے۔ عالم اسلام کے مسائل کے بارے میں

کو متفقہ لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے۔ مستقبل کے اقتر

خطرات محسوس کرنے والے حضرات کا فریضہ ہے کہ

رابطہ بڑھا کر مسلمانوں میں سید اسی کی ہر سید اکرمیں -

کسرا میں شریعت کے نفاذ سے امارت اسلامی کی افادیت

دن بدن مجاہدین پر واضح ہو رہی ہے۔

امارت اسلامی عوام کی تحفظ اپنی داری سمیت

اور اس سلسلے میں دستیاب وسائل سے ممکنہ اقدامات

کرے گی۔ انشاء اللہ العزیز

ایڈیٹر

محکم و محترم

مَدِيرُ مَا هُنَا مَدَّ دَعْوَتَهُ

عین انفرمیتی کی وجہ سے آپ کو خط نہ لکھ سکا ورنہ جی

بیت چاہ رہا ہے کہ آپ سے خدا و کتابت جاری رکھوں

آپ کی طرف سے دعوت کا ایک رسالہ مجھے ملا تھا۔

جس میں میرا نام بھی شامل تھا۔ اسلام آباد کے نمائندے

طور پر۔ لیکن اس کے بعد مجھے کوئی رسالہ نہیں ملا۔ آپ جب

کبھی راولپنڈی آئیں۔ تو میری دکان پر ضرور تشریف لائیں

درسِ حِشْدِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ
رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَحَبَّبَ لَهَا أَبُو
سَعِيدٍ فَقَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَفَعَلَ ثُمَّ
قَالَ وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ
مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۝

ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو سعید
جو راضی ہو اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے نبی ہونے سے اس کے لیے جنت واجب ہے۔ یہ سن کر ابو سعید رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے تعجب کیا اور کہا پھر فرمائیے یا رسول اللہ آپ نے مجھ کو فرمایا اور فرمایا
کہ ایک اور عمل ہے جس کی وجہ سے بندے کو سو درجے ملیں گے۔ جنت میں ہر
ایک درجے سے دوسرے درجے تک اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین کے خفقہ
ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے آپ نے فرمایا جہاد کرنا
اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ کی راہ میں۔



ان میں موجود انسان بھی جل کر کوئلہ بن چکے تھے۔ اکثر دکانوں سے تو جلے ہوئے انسانوں کی ہڈیاں اس انداز میں ملیں ہیں۔ کہ لگتے لگتے سے راکھ کی طرح بکھر جاتی ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ کابل حکومت نے اسد آباد کے پر امن شہریوں کے خلاف اسکڈ میزائل استعمال کیا ہے، لیکن اسی میزائل کے نتیجے میں ہونے والی وسیع پیمانے پر تباہی کو دیکھتے ہوئے جب رافتم نے عسکری ماہرین سے دریافت کیا کہ کیا یہ اسکڈ کی کارستانی ہے یا یہ کوئی نئی چیز ہے، تو انہوں نے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ یہ سیلاشک میزائل ہے، جو حال ہی میں کابل حکومت کو روس نے فراہم کئے ہیں اور کابل حکومت نے اس کا پہلا تجربہ اسد آباد کے لوگوں پر کیا۔

اسد آباد کے علاقے میں موجود کئی لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے اس سانحے کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے فضا میں ایسی آوازیں سنیں گویا۔ طیارے آئے ہوں، جبکہ اطراف کی پتاڑی چوٹیوں پر قائم جامہ بین کی طیارہ شکن توپوں کے مورچوں میں موجود جامہ بین کا کہنا ہے کہ انہوں نے انہیں طیارے سمجھتے ہوئے ان پر فائرنگ بھی کی، جب یہ میزائل فضا میں اسد آباد بازار کے مین بازار چوک کے اوپر پہنچ گئے، تو ان کا رخ زمین کی طرف ہو گیا۔ اور چوک میں واقع تین منزلہ عمارت سے ٹکرا کر دھماکے سے پھٹ گئے۔

جائے حادثہ سے کافی دور واقع عمارتوں کے بعض مکینوں کا کہنا ہے کہ دھماکے کے ساتھ ہی تیز آمدنی چاروں طرف

۲۰ اپریل، بارہ سال قبل ۱۹۷۹ء میں جب ترہٹ کی حکومت بھی کسز کے دارالحکومت اسد آباد کے قریب کمرالہ گاؤں میں اجتماعی طور پر گیارہ سوا افراد کو زندہ درگور کئے جانے والے سانحے کا دن ہے۔ کابل کی نجیب حکومت نے اسی اسد آباد کے پر امن اور یہ سکون شہر کے تجارتی مرکز مین بازار کے بڑے چوک میں واقع دکانوں اور دوسری عمارتوں کو جدید ترین میزائلوں کا نشانہ بن کر سینکڑوں افراد ایک ساتھ ہلاک و زخمی کر کے پوری دنیا کو ایک بار پھر ۲۰ اپریل کی یاد دہانی کرادی ہے۔

اس وقت جبکہ یہ دستور تحریر کی جا رہی ہیں، اس سانحے کا چٹا روز ہے اور جائے حادثہ پر ملبہ بٹانے، جلے ہوئے انسانوں کی ہڈیاں اس میں سے نکالنے اور اطراف میں دھماکے سے اڑ کر ٹکڑوں کی شکل میں بکھرنے والے انسانوں کے گوشت کے ٹوٹے اٹھتے کئے جا رہے ہیں۔ جبکہ جائے حادثہ کے دوسرے روز جب رافتم کسز کے دارالحکومت اسد آباد پہنچا تو وہاں اسد آباد چوک کے چاروں جانب اور تمام سڑکوں پر دور دور تک تباہی و بربادی کا دھڑاں منظر دکھائی دے رہا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا گویا کئی درجن طیاروں نے مسلسل کئی گھنٹوں تک کارپٹ بمباری کی ہو، انسانی جھموں کے جلنے کی برفضا میں پھیلی ہوئی تھی اور جگہ جگہ سے دھواں اٹھ رہا تھا دور دور تک نہ صرف دور دراز دکانیں جل کر راکھ ہو چکی تھیں، بلکہ

اس کا اجماعی نیک مشکل امتلازہ نہیں لگایا جاسکا ہے۔ کیونکہ مکمل طور پر حل کرنا ہونے والے اور نہ ریزہ ریزہ ہو کر فضا میں اڑ کر بکھرنے والے افراد کی صحیح تعداد کسی کو معلوم نہیں۔ درجنوں افراد مکمل طور پر لاپتہ ہیں۔ امارت اسلامی کے داخلہ امور کے انچارج حاجی محمد روزی اور سیکرٹریٹ کے انچارج استاد ہشید اللہ نے اسد آباد میں ۲۲ اپریل کو پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ مین سوسے زیادہ افراد شہید ہوئے ہیں، جن میں ایک سو مسافر اور دوسو اہل اسلامی سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں۔ جبکہ حتمی ٹھکانے سو کے لگ بھگ ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ کئی مجاہدین کو فائرنگ کی سبب موت حاصل تھیں تاحول کی دکانوں میں موجود اسلحہ سے تین چار گھنٹوں تک ہونے والے دھماکوں کی وجہ سے اکثر لوگ فوری طور پر قریب بھی نہ جاسکے اور بعد میں فائر بریج نہ ہونے کے باعث آگ پر جلدی قابو بھی نہیں پایا جاسکا۔

حاجی محمد روزی کہہ رہے تھے کہ مجاہدین جلی ہوئی لاشیں بھول نہیں سکتے۔ ہم شہادتوں کی عادی ہیں۔ اس سے ہمارے حوصلے بڑھتے ہیں۔ اور ہم عزم و حوصلہ کے ساتھ کچھ پہلے کاہل حکومت سے اس کا انتقام لیں گے۔ حزب اسلامی افغانستان کے سربراہ انجنیر گلبدین حکمتیار نے بھی ایک بیان میں کہا کہ حکومت کی طرف سے اسد آباد پر اسلحہ میزائلوں کے حملے کی مذمت کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ مجاہدین اس حملہ کا بدلہ لیں گے۔ عبوری حکومت کے راجماؤں صدر پرویز فیصلہ صیغ اللہ عہدی پرویز عبدالرزاق رسول سیات۔ اور پرویز سیار بران الدین ربانی نے بھی الگ الگ بیان میں اس حملے کی مذمت کی ہے۔

اسد آباد کی شہری آبادی پر کابل حکومت کے اس حملے نے مجاہدین کے اس موقف کو درست ثابت کر دیا ہے کہ افغانستان مکمل آزادی اور کھڑی حکومت کے خاتمے کے بغیر افغان مہاجرین واپس نہیں جاسکتے۔ اقوام متحدہ اور عالمی اقوام و ممالک، جواب تک مہاجرین پر دالہی کے لئے دالہ ڈال رہے تھے۔ اس سانحے سے ان کی بھی آنکھیں کھل گئی ہوں گی۔

اٹلی اور انچائی پر واقع بعض عمارتوں کی بغیر دروازوں کی لادری سے کاغذ مکمل کر اڑنے لگے۔ امارت اسلامی کے عمومی کمانڈر ملا عبدالرؤف نے راقم کو بتایا کہ یہ گائیڈ ڈھم کے جدید میزائل تھے اور اس میں آگ لگائے اور تباہی پھیلانے کے ساتھ ساتھ اعصاب مٹا کر کر کے انسان کو بے حس، مٹانے والا کیا دی مادہ بھی شامل تھا، جس کے باعث اکثر لوگ دکانوں اور عمارتوں سے نکل بھی نہ سکے اور وہیں جل کر لکھ ہو گئے۔

کہا جاتا ہے کہ مجاہدین کے ہاتھوں خواست کی فتنے کاہل کے حکمرانوں کو پاگل کر دیا ہے اور خواست کے فوراً بعد کنتہ تحار، قاریاب اور سری بل کے صوبوں میں مجاہدین کی مسلسل کا کیا بیوں نے تو انہیں جنوں میں مبتلا کر دیا ہے، جس کا بدلہ وہ اب شہری آبادی سے لینا چاہتے ہیں، تاکہ مجاہدین کو اس جانب متوجہ کر کے کابل جلال آباد وغیرہ پر حملوں سے ایک حصے کے لئے روک سکیں اور یوں اپنی حکومت کی عمر بید کچھ مدت کے لیے بڑھادی جائے۔

کتر کے دارالحکومت اسد آباد میں کراہکے واقعہ کے بعد اس وقت اور جری کیمپ کا منظر نظر آتا تھا، جب روسی فوجی اس علاقے میں موجود تھے۔ اور مجاہدین کے میزائلوں کے حملے سے روسی مرکز، ”منڈاکول“ میں واقع اسلحہ و گولہ بارود کے زیر زمین بڑے ذخیرے میں دھماکے شروع ہوئے اور پھر کوئی چودہ گھنٹوں تک دھماکے جوتے رہے۔ اس لحاظ سے اسد آباد میں رونما ہونے والا یہ تیسرا بڑا واقعہ ہے پہلے اور آخری واقعے میں بے گناہ افغان عوام پر قیامت ٹوٹ پڑی، جبکہ درمیان واقعے میں غاصب غیر ملکی اوران کے مقامی ایجنٹ نشانہ بنے تھے۔ اسد آباد شہر کی حدود میں جہاں کراہ کے گیارہ سو افراد کی تین اجتماعی قبریں، ان کی یاد دلاتی ہیں۔ وہاں منڈاکول کے ایک بڑے وسیع علاقے میں پرا ہوئے میزائلوں میٹرے جوڑے کڑھے کی موجودگی مجاہدین کی کامیاب مزاحمت کی یاد دلاتی ہے۔ موجودہ سانحے میں کتنے لوگ شہید و زخمی ہوئے،

اور دستی بموں وغیرہ کی موجودگی میں، جن کے ہر وقت پھٹنے کا خطرہ رہتا ہے، بلا خوف و خطرہ گھومتے پھرتے ملے بٹانے کے کام سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوگوں کے دل اگرچہ اس سانحہ سے رنجیدہ اور چہرے پر مردہ ہرچکے ہیں، لیکن پڑمردہ چہروں میں دکھائی دینے والے اطمینان و سکون سے اندازہ ہوتا ہے کہ مجاہدین اسد آباد کے سانحہ سے جلد ہی تسکین حاصل کریں گے اور وہ اس مضبوط مرکز کی آباد کاری کے ساتھ ساتھ اپنی سرگرمیاں حوصلے کے ساتھ آگے بڑھائیں گے۔

اسد آباد سے پشاور واپسی پر ہم نے اس حملے کے بارے میں آزاد حکومت کا موقف جاننا چاہا۔ تو امارت اسلامی کے ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز، حیات اللہ خان سے ہونے والی بات چیت کچھ یوں ہوئی۔

س:- صدر کمر گزشتہ ڈھائی سال سے آزاد ہے۔ اب کابل حکومت نے اچانک میزائلوں سے حملہ کر کے تباہی پھیلانی ہے۔ اس اچانک حملے کی وجہ کیا ہے؟

ج:- ایک خیال تو یہ ہے کہ اس طرح خومت کا بدلہ لیا گیا ہے۔ دوسرا یہ کہ کٹر میں مولوی جمیل الرحمن کی قیادت میں مقامی طور پر اسلامی حکومت ”امارت اسلامی“ کے نام سے قائم ہوئی ہے۔ اس عید الفطر کے بعد یہاں کے مجاہدین حلال آباد اور لغمان کے مجاہدین کی حمایت و تائید کے لئے ان علاقوں کا رخ کرنے والے تھے۔ جس کے لئے اسد آباد میں مجاہدین جمع ہونا شروع ہو گئے۔ شاید کابل حکومت کو اپنے جاسوس کے ذریعے اس کارروائی کی جھنجھک مل گئی ہو اور اس نے یہاں کے مجاہدین کو حلال آباد کابل وغیرہ کے حملوں میں شرکت سے روکنے کے لیے یہ اقدام کیا ہو۔ اس کے علاوہ کابل لغمان، حلال آباد، بدخشان وغیرہ کے راستے یہاں سے ہو کر گزرتے ہیں اور امارت اسلامی نے امن و امان کی صورت حال کو کنٹرول کر لیا ہے اور مجاہدین کی آمد و رفت اور سپلائی یہاں سے پُر امن طور پر ہو رہی ہے۔ اس لیے یہ ہو سکتا ہے کہ اس پر اثر انداز ہونے کے لیے یہ حملہ

جمعیت اسلامی کے پروفیسر ربانی اور جماعت الدعوة الی القرآن والسنۃ کے سید عبدالودود باجا کے بقول ان حالات میں افغان مجاہدین کیسے واپس جاسکیں گے۔

۲۱ اور ۲۲ اپریل کو ایک طرف اسد آباد میں کابل حکومت کے حملے کے نتیجے میں پھیلنے والی تباہی میں منہدم ہونے والی عمارتوں کے بے سے سوختہ لاشیں نکالی جا رہی تھیں اور ادھر افغان قوتوں نے جڑل پشاور میں ”باجا خان امن“ کا نظریہ میں شریک ہو رہے تھے، جہاں پختونوں کے حقوق کی عکاسی کا دعویٰ کرنے والے نے اپنے پی کے رہنماؤں کو اپنی توفیق نصیب نہ ہو سکی۔ کہ وہ ان سے پوچھتے کہ بھئی تم ہمارے کمرے پختونوں کا قتل عام کیوں کر رہے ہو۔ عبدالودود باجا کا کہنا ہے کہ ہر پختون خواہ افغانستان کا ہو یا پاکستان کا، اگر دوس کا حامی نہیں، تو ان کی نظروں میں پختون بھی نہیں۔ خود کو غیرول کی غلامی میں دینے والے دوسروں کو بھی غیرول کا غلام بنانا چاہتے ہیں۔ اسی طرح عدم تشدد کے پرچار کوں کے اس اجلاس میں بھارتی سفارتکار بھی موجود تھے۔ لیکن انہیں کشمیر میں عدم تشدد کی پالیسی اختیار کرنے کے لیے کسی نے نہیں کہا۔

کمرے دارالحکومت اسد آباد میں جہاں سے اُنٹھنے والے عالم اسلام کے بہر و سید جمال الدین افغانی مغربی استعمار کے خلاف نبرد آزما رہے تھے۔ اسی عظیم رہنما کے آباؤ کاؤں اسد آباد میں مقامی لوگوں اور مجاہدین کے تعاون سے ایک اسلامی حکومت قائم ہو گئی تھی، جس نے بقول تجزیہ نگاروں کے پورے افغانستان میں مجاہدین کے اندر اسلامی اصولوں اور روح کے مطابق اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی کوشش شروع کی تھیں اور اس کے لیے یہاں ایک مضبوط میا دستی فراہم کر دی تھی۔ کابل حکومت اس پر دھچک سے خورزدہ ہے۔

اور یہ مضبوط مرکز و بنیاد ختم کرنا چاہتی ہے۔ مجاہدین اسے ختم کر دیں گے یا اس سے بھی زیادہ مستحکم طور پر قائم کر دیں گے۔ اس کا اندازہ مستقبل میں ہوگا۔ لیکن امدادی کارروائیاں جاری رکھنا اور چاروں طرف پڑے ہوئے لوگوں، کارکنوں

کے وقت اسد آباد کے علاقے میں موجود تھے کہنا ہے کہ ان میزائلوں میں آگ لگنے اور تباہی پھیلنے والے مادے کے ساتھ ساتھ اعصاب کمزور کرنے اور بے ہوشی لانے والی گیسوں کا اخراج بھی ہوا تھا۔ گائیڈڈ قسم کے ان جدید میزائلوں پر اسد آباد کے اطراف میں واقع پہاڑی پر قائم طیارہ شکن گنز کے مورچوں سے مجاہدین نے فائرنگ

بھی کی۔ یہ سمجھ کر کہ شاید یہ طیارے ہیں۔ اور حیب پر چوک میں عمارت پر گر کر دھماکا سے پھٹے، تو اس پاس کی عمارت اور دکانوں میں موجود لوگ اعصابی کمزوری کا شکار ہو کر بے ہوش ہو گئے۔ جس کی وجہ سے وہ آگ لگنے کے بعد اپنی اپنی دکانوں سے بھاگ بھی نہیں سکے اور جیل کر راکھ ہو گئے۔ شاید اس جدید میزائل کا تجربہ کابل حکومت نے پہلی بار کیا ہے۔

سورہ: اس سانحہ سے متاثر ہونے والے لوگوں اور گھرانوں کی بحالی و اعداد کے لئے امارت اسلامی اپنے طور پر کیا کچھ کر رہی ہے؟۔

ج۔ اس سلسلے میں کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ جو امارت کی طرف سے کٹر کے تمام علاقوں، یہاں کے ہاجر کمیوں اور سہیلیوں میں جا کر معلومات اکٹھی کر رہی ہیں، ان معلومات کی روشنی میں متاثرین کی امداد کی جائے گی نیز مسلمان اور دوست ممالک شیخین الافا امداد اور افراد سے بھی اس سلسلے میں خصوصی امداد کی اپیل کی جائے گی۔ توقع ہے کہ مسلمان اور دوست ممالک امداد اور افراد اس سانحہ کے متاثرین کی بحالی کے لیے آگے بڑھ کر امداد کریں گے۔

سورہ: کابل حکومت نے الزام لگایا ہے کہ یہ واقعہ مجاہدین کے داخلی اختلافات کی وجہ سے پیش آیا ہے اور اس نے کوئی میزائل استعمال نہیں کیا؟

ج۔ ڈاکٹر نبیب نے جن تقریر میں میزائلوں کے حملے سے انکار کیا ہے، اس تقریر کے دوران ان نے خود یہ کبرہ کر کہ جنگ میں الیا ہوتا رہتا ہے، لوگ مرتے ہیں۔ جب ایک فریق دوسرے کے خلاف کارروائی کرتا ہے، تو دوسرا فریق بھی جواب کا حق محفوظ رکھتا ہے، لہذا ایک طرح سے انہوں نے بالواسطہ اعتراف کیا ہے کہ یہ حملہ ہی بن حکومت نے کیا ہے۔

بقیہ صفحہ ۳۵ پر

کیا گیا ہو۔ ایک اور وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ امارت اسلامی نے مہاجرین کی آباد کاری کا کام شروع کیا تھا۔ اور گذشتہ ایک سال کے دوران پانچ سو مہاجر خاندان پاکستان کے مختلف مہاجر کمیوں سے واپس آکر اسد آباد میں رہائش پذیر ہو گئے ہیں اس حملے سے مہاجرین میں عدم تحفظ کا احساس پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

سورہ: کابل حکومت نے کٹر کو امن زون کے نام سے خالی کیا تھا اور متعلقہ عالمی اداروں کو یہ یقین دلایا گیا تھا کہ یہاں آنے والے مہاجرین پر حملے نہیں کئے جائیں گے۔

ج۔ کابل حکومت نے اسے امن زون کے نام سے خالی کیا تھا، اس طرح اب یہاں آکر آباد ہونے اور تجارت کرنے والے بے گناہ لوگوں پر جدید ترین میزائل استعمال کر کے اقوام متحدہ کے چارٹر کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔

اس سلسلے میں ہم اقوام متحدہ کو ایک یادداشت پیش کریں گے۔ افغان کمیشن اور دوسرے اداروں کے تعاون سے ہم نے پروگرام بنایا تھا کہ کٹر سے تعلق رکھنے والے مہاجرین کی مرحلہ وار واپسی شروع کی جائے۔ لیکن اب شاید یہ پروگرام کچھ عرصہ کے لئے ملتوی ہو جائے، کیونکہ اس واقعہ کے بعد مہاجرین واپسی کے لیے آسانی سے تیار نہیں ہوں گے؟

سورہ: ہم نے گذشتہ روز جانے حادثہ کا خود جا کر معائنہ کیا۔ جس بڑے پیمانے پر یہ نقصانات ہوئے ہیں، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ اس کے میزائل نہیں، بلکہ اس سے بڑھ کر کوئی جدید میزائل ہے؟

ج۔ ہمارا بھی یہی اندازہ ہے کہ یہ اس کے سے بھی زیادہ خطرناک قسم کے میزائل ہیں۔ جو حال ہی میں روس نے کابل حکومت کو فراہم کئے ہیں۔ عسکری ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ اس کے جدید ترین ماڈل اس کے اس کے ڈی اور باہر میلانک میزائل ہیں۔

ہمارے عمومی محاذ پر عید المولد کا، جو اس سانحہ